موت

آیات قرآنی اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

ترجمہ قرآن پاک

جسٹس (Ret) کرم شاہ صاحب (بھیرہ شریف)

احادیث مشکوٰۃ شریف

مؤلف رانا ذوالفقار علی خادم امام برّی شاہ عبداللطیف سرکار (اسلام آباد) ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس (Ret)

ایڈریس: برلاس سٹریٹ، الشفاء ہسپتال (بالمقابل جیون ہوٹل) کشمیر روڈ، پکا گڑھا سیالکوٹ

موبائل: 0300-9612209 ، 0321-6147630

Please don't forget to visit Website: www.thenur.info
To See Other Things

Composed By: ***Shakeeb Mir*** **(Cell: 0092-333-8609103)**

موت

میں آپ سے آپ کا نام پوچھتا ہوں تو آپ اپنا نام بتا دیں گے، آپ کے والد کا نام پوچھتا ہوں تو وہ بھی بتا دو گے اسی طرح دادا کا نام پوچھتا ہوں تو وہ بھی بتا دو گے، جب پڑ دادا کا نام پوچھتا ہوں تو سوچ میں پڑ جاؤ گے اسی طرح اپنے پڑ دادا یا پڑ دادی کے ماں باپ کے بارے میں پوچھوں گا تو جواب نہیں بنے گا، آج آپ زندہ ہیں آنے والے وقت میں کسی کے باپ دادا اور پڑ دادا اور اسکے باپ وغیرہ ہونگے ، جب آپ کے بارے آنے والی چوتھی اور پانچویں نسل سے پوچھا جائے گا تو وہ آپ کے بارے میں بتانے سے قاصر ہوں گے، دو قسم کے نام دنیا میں رہ جاتے ہیں جو مٹنے والے نہیں ایک وہ جن پر اللہ جل جلالہ کی نوازش ہوئی اور دوسرے وہ جن پر اللہ جل جلالہ کی لعنت، انبیاء ، رسول، ولی، قطب، غوث، ابدال، قلندران سب کا نام رہتی دنیا تک یاد رہے گا، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ جل جلالہ کی رحمت ہوئی۔اسی طرح نمرود ، فرعون ، ہامان وغیرہ کا نام تاریخ میں یاد رہے گا جن پر اللہ جل جلالہ کی پھٹکار ہوئی۔اب آپ خود اپنے بارے فیصلہ کریں کہ آپ اپنے رب جل جلالہ کی رحمت چاہتے ہیں یا لعنت۔

اللہ جل جلالہ رب العالمین ہے اور نبی کریم ﷺ رحمت العالمین، جہاں جہاں رب العزت کی ربوبیت ہے وہاں اسکے رسول ﷺ کی رسالت ہے ، عالم ارواح، عالم دنیا، عالم برزخ، عالم قیامت اور بعد کے ہمیشہ جاری رہنے والا عالم سب کے سب عالم ہیں۔ تیرا ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک تو اللہ جل جلالہ اور نبی کریم ﷺ پر ایمان نہیں لاتا عالم ارواح میں فقط تیری روح ہے یہاں نہ تو تیرا باپ ہے اور نہ تیری ماں اور نہ ہی تیرا کوئی رشتہ دار۔ تجھے اس وقت رشتہ ملتا ہے جب تو عالم دنیا میں ماں اور باپ کی نسبت سے پیدا ہوتا ہے، یہاں تو کسی کا بیٹا یا بیٹی کسی کا پوتا یا پوتی کسی کا بھائی یا کسی کی بہن کہلاتا ہے اور جب تیری موت واقع ہو جاتی ہے تو تیرے یہ سارے رشتے اس دنیا عالم سے ختم ہو جاتے ہیں کوئی بچپنے میں مر جاتا ہے اور کوئی جوانی میں اور کوئی بڑھاپے میں۔

(17) الحج (5) اے لوگو! اگر تمہیں (روز محشر) جی اٹھنے میں کچھ شک ہو تو ذرا اس امر میں غور کرو کہ ہم نے ہی تمہیں مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے بعض کی مکمل تخلیق ہوتی ہے اور بعض کی نامکمل تا کہ ہم تمہارے لئے (اپنی قدرت کا کمال) ظاہر فرما دیں اور جسے ہم چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحموں میں قرار بخشتے ہیں پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں **وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُکُمْ طِفْلًا** پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تا کہ تم اپنے شباب کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے کچھ (پہلے) فوت ہو جاتے ہیں اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے تا کہ وہ ہر چیز کو جاننے کے بعد نہ جانے اور تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر (بارش کا) پانی اتارتے ہیں تو وہ تر و تازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر خوشنما جوڑے کو اگاتی ہے۔

(24) مومن (67) اللہ جل جلالہ وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا پھر تمہیں (شکم مادر سے) بچہ بنا کر نکالا پھر (تمہاری پرورش کی) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (تمہیں زندہ رکھا) تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے بعض پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور (یہ سارا نظام اس لیئے ہے) کہ تم مقررہ معیاد تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم (اپنے رب جل جلالہ کی عظمتوں کو) سمجھنے لگ جاؤ۔

(4) عمران (145) اور ممکن نہیں کہ کوئی شخص اللہ جل جلالہ کی اجازت کے بغیر مرے (موت کا) وقت مقرر لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اس کو ہم اس سے دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا فائدہ چاہتا ہے اس میں سے ہم اُسے دیتے ہیں اور ہم جلدی (اپنے) شکر گذار بندوں کو اجر دیں گے۔

(168) جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے حالانکہ وہ خود (گھر) بیٹھے تھے آپ ﷺ فرمایئے اپنے آپ سے ذرا موت کو دور کر دکھاؤ اگر تم سچے ہو

(17) انبیاء (34) اور ہم نے جو آپ ﷺ سے پہلے گذرا کسی انسان کے لیئے (اس دنیا میں) ہمیشہ رہنا مقدر نہیں کیا تو اگر آپ ﷺ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ لوگ (یہاں) ہمیشہ رہنے والے ہیں

(24) زمر (42) اللہ جل جلالہ موت کے وقت جانوں کو قبض کرتا ہے اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (انکی روحیں) حالت نیند میں، پھر ان روحوں کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو مقررہ معیاد تک واپس بھیج دیتا ہے بیشک اس میں (اسکی قدرت کی) ان کے لیئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر

کرتے ہیں۔

دنیا دارالعمل کی جگہ ہے، جو کچھ تو نے کرنا ہے وہ دنیا میں کر لے، یہ آخرت کی کھیتی ہے، جو تو یہاں کریگا اس کا نتیجہ تجھے قیامت کے دن مل جائیگا، تجھے تدبیر کا مکمل اختیار ہے، مگر تقدیر کا اختیار تیرے رب جل جلالہ کے پاس ہے اِنَ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر بیشک اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، وہ قادر بھی ہے اور کریم بھی ہے جس چیز کا تجھے اختیار نہیں وہ رب کریم جل جلالہ کو قادر اور کریم جانتے ہوئے مانگ لے مل جائیگا۔

اللہ جل جلالہ نے اس دنیا کو تیرے لیئے آزمائش بنایا ھے۔

(12) ھود (7) اور وہی (خدا) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا اور (اس سے پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا۔ (زمین اور آسمان پیدا کیئے) تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون اچھا ہے اور اگر آپ (انہیں) کہیں کہ تم یقیناً موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ضرور کہیں گے کہ یہ نہیں ہے مگر جادو کھلا ہوا۔

(17) انبیاء (35) ہر نفس موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برے اور اچھے حالات سے دوچار کر کے خوب آزماتے ہیں اور (آخرکار) تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹ آنا ہے۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَ نَبْلُوْكُمْ بِا الشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَة ط وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ٥

(28) تغابن (14) اے ایمان والو! تمہاری کچھ بیبیاں اور تمہارے کچھ بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ جل جلالہ غفور رحیم ہے۔ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ آاِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ج وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْر" رَّحِيْم" ٥

(15) بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہیں اور اللہ جل جلالہ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَة" ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْر" عَظِيْم" ٥

(29) ملک (1) منزہ و برتر ہے وہ جس کے قبضہ میں (سب جہانوں کی) بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ٥ لا

(2) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے اور وہی دائمی عزت والا بہت بخشنے والا ہے۔

اِنِ لَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَالْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ٥ لا

(29) دھر (1) بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت گزرا ہے جو کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔

(2) بلاشبہ ہم نے ہی انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا فرمایا تا کہ ہم اس کو آزمائیں پس (اس غرض سے) ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا بنا دیا ہے۔

(3) ہم نے اسے (اپنا) راستہ دکھایا ہے اب چاہے شکرگزار بنے چاہے احسان فراموش۔

(4) بے شک ہم نے کفار کے لیئے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی آگ بالکل تیار کر رکھی ہے۔

(5) بے شک نیک لوگ (شراب کے) ایسے جام پیئں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہو گی۔

(6) (کافور) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ جل جلالہ کے (وہ) خاص بندے پیئں گے اور جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔

(30) بلد (4) بیشک ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں (زندگی بسر کرنے کے لیئے) پیدا کیا ہے۔

(5) کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔

(6) کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا۔

(7) کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

(8) کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں۔

(9) اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔

(10) اور ہم نے اسے دونمایاں راہیں دکھادیں۔

زندگی کو یونہی ختم نہ کر۔

(8) اعراف (51) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنالیا تھا اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر دیا تھا، سو آج ہم انہیں فراموش کردیں گے جیسے انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا اور جس طرح وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

پہلے وقتوں میں انسان کی عمر 1000 سال یا اس سے زیادہ تھی پھر 900 سال پھر کم ہوتے ہوتے آج 50 سال رہ گئی ہے۔

(20) عنکبوت (14) اور بے شک ہم نے نوح علیہ سلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں پچاس کم ہزار سال ٹھہرے رہے آخر کار انہیں طوفان نے اس حال میں آلیا کہ وہ ظالم تھے۔

(15) پس ہم نے نوح علیہ سلام کو اور کشتی والوں کو نجات دے دی اور ہم نے اس کشتی کو سارے جہان والوں کے لئے نشانی بنادیا۔

اس میں 12 سال تیرے بچپن کے ہیں، تیرے ساتھ 38 سال کی عمر ہے، جس میں دن اور رات بھی ہیں، اگر یہ تیرے دن اور راتیں کسی بھی وجہ سے تیرے کام نہ آئیں تو تو خود اپنے انجام کے بارے میں سوچ لے، تجھے اس لیئے پیدا نہیں کیا گیا کہ تو بھکاری بنے، اصحابہ کرام کی مکمل زندگی تیرے لیئے نمونہ ہے وہ سب کے سب محنتی، جفاکش، باعمل، زکوٰۃ دینے والے تھے اور نہ کہ مانگنے والے، آج ساری دنیا کے مسلمان اکثر و بیشتر مانگنے والے ہیں۔ اگر اللہ جل جلالہ نے تجھے مانگنے والا بنانا ہوتا تو وہ تجھے بار بار زکوٰۃ ادا کرنیکا حکم نہ دیتا۔

اب تو مقصد حیات کو سمجھ لے جس کے سامنے مقصد حیات نہیں تو اس کا پیدا ہونا سوائے بربادی کے کچھ بھی نہیں، تجھے دنیا اور آخرت دونوں جگہ بھلائی چاہیئے۔

(2) البقرہ (201) **رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٥ ۔**

اے ہمارے رب جل جلالہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(27) الذاریٰت (56) اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں فرمایا مگر اس لیئے کہ وہ میری عبادت کریں

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥

(57) میں نہ ان سے رزق طلب کرتا ہوں اور نہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ٥

(58) بلاشبہ اللہ جل جلالہ ہی (سب کو) روزی دینے والا، قوت والا (اور) زور والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَالرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ٥

(26) ق (16) اور بلاشبہ ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم (خوب) جانتے ہیں جو وسوسے اس کا نفس ڈالتا ہے اور ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں **وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ٥**

قرآن پاک میں کئی بار (**وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ**) نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنیکا حکم اکٹھا آیا ہے، تو یقین کرلے کہ اللہ جل جلالہ تجھے دینے والا بنانا چاہتا ہے نہ کہ مانگنے والا، انسان کے اپنے ہی کرتوت اچھے نہ ہوں تو الزام اللہ جل جلالہ پر لگاتا ہے۔ نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نیکیوں میں بڑھتے جانا اور گناہوں سے نکلتے جانا، نماز قائم کرنے کا حکم بار بار ہے اور پڑھنے کا ایک بار، عمل صالح سے رزق میں کشادگی اور گناہوں میں بڑھنے سے عمر کم ہوتی ہے۔ آج کل مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ گناہوں میں بڑھتے جا رہے ہیں اور نیکیوں سے نکلتے جا رہے ہیں، اور برائی کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ تو انکی قسمت میں لکھا تھا۔ اللہ جل جلالہ اپنے پاک کلام میں اور نبیوں اور رسولوں کے ذریعے تجھے برائی سے منع کرتا ہے اور نیکی کی تلقین کرتا ہے، کیا وہ اللہ جل جلالہ تیری قسمت میں

برائی کرنیکا لکھے گا، وہ تو تجھے قیامت کے دن کے عذاب سے ڈراتا ہے۔اور جنت کی بشارت دیتا ہے۔
مسلمان بے عمل ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں ذلیل وخوار ہورہے ہیں۔اللہ جل جلالہ تجھے غوروفکر کی دعوت دے رہا ہے ہر وہ چیز جو پیدا ہوئی ہے انسان کے لیئے مسخر کردی گئی ہے اب یہ انسان کے لیئے ہے کہ وہ زمین کے اندر پیدا کی ہوئی چیزوں کو کیسے استعمال میں لاتا ہے، ہواؤں کے رُخ کیسے بدلتا اور سمندر کے اندر جہاز رانی کر کے کیسے رزق کماتا ہے اور مسخر کی ہوئی چیزوں کو کیسے قابو میں لاتا ہے۔غیر مسلموں نے تو فائدہ اُٹھایا مگر مسلمان عمل نہ کر کے پیچھے رہ گئے، **تو عمل کر یا نہ کر تیری موت تیرے سر پر منڈلا رہی ہے ۔ہر انسان کے لیئے فرشتے اعمال لکھتے رہتے ہیں ۔**
(13) رعد (11) انسان کے لیئے اسکے آگے بھی اور اسکے پیچھے بھی یکے بعد دیگرے آنیوالے فرشتے ہیں وہ اللہ جل جلالہ کے حکم سے اسکی نگہبانی کرتے ہیں، بیشک اللہ جل جلالہ کسی قوم کی (اچھی یا بری) حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا نہیں کرتے اور جب اللہ جل جلالہ کسی قوم کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کوئی نہیں ٹال سکتا اور نہ ہی اللہ جل جلالہ کے مقابلہ میں ان کے لیئے کوئی مدد کرنے والا ہوتا ہے۔**اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّالٍ ۝**
(29) معارج (4) **تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ۝ ۚ** فرشتے اور جرائیل علیہ سلام اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں عروج کرتے ہیں یہ عذاب اس روز ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔
تیرے اعمال لکھے جارہے ہیں اور تیری فلم بن رہی ہے، بتاؤ کونسی جگہ ہے جہاں تیری فلم نہیں بنتی، دنیا میں فلم بندی کے لیئے ایکٹر، ڈائریکٹر، موسیقار، کہانی نویس، کیمرے والے، سٹیج، روشنیاں سب کی ضرورت ہوتی ہے اور جو تیری فلم بن رہی ہے اسکا تُو خود ہی ڈائریکٹر ہے، موسیقار ہے، کہانی نویس ہے، ایکٹر ہے۔ ہواؤں میں چلا جا، سمندروں کی گہرائی میں، آسمانوں کی بلندیوں میں، رات کی تاریکیوں میں۔ پہاڑوں کی کھومیں، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تیری مفت فلم نہ بنے۔ انڈیا کی فلم پر دو کروڑ اور پاکستانی فلم پر 45 لاکھ خرچ آتا ہے ،اگر یہ فلم فلاپ ہوجائے تو فلم میں حصہ لینے والے سب کے سب زمین پر گر جاتے ہیں اور تباہ و برباد ہوجاتے ہیں اب خود ہی فیصلہ کر کہ قیامت کے دن چلنے والی تیری فلم کیسی ہے، کیا تو چاہتا ہے کہ جب تیری فلم چلے تو تُو مخلوق خدا کے سامنے ذلیل وخوار ہو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔
(28) مجادلہ (7) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ جل جلالہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ چوتھا ان کا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں پھر وہ انہیں قیامت کے دن آگاہ کرے گا جو (کرتوت) وہ کرتے رہے بے شک اللہ جل جلالہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔
ہوس کی زندگی رکھنے والے یا آرزو کرنے والے اور کافر اور منافق موت کی آرزو نہیں کرتے موت اللہ جل جلالہ اور مومن کے درمیان ایک پردہ ہے۔
(7) انعام (60) اور وہ وہی ہے جو تمہیں رات کو قبضہ میں لے لیتا ہے اور جانتا ہے جو تم نے دن کو کمایا پھر تمہیں (نیند سے) دن میں اٹھاتا ہے تاکہ (تمہاری عمر کی) معیاد مقرر پوری کردی جائے پھر تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتائیگا جو تم کیا کرتے تھے۔
(61) اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی پر موت آجائے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کرلیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔
(1) بقرہ (94) آپ ﷺ فرمایئے اگر اللہ جل جلالہ کے ہاں دار آخرت (کی راحتیں) تمام لوگوں کو چھوڑ کر تمہارے لیئے ہی مخصوص ہیں تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچ کہتے ہو۔
(95) اور وہ ہرگز کبھی بھی اپنی کارستانیوں کے خوف سے اس کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ جل جلالہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔
(96) اور آپ ﷺ یقیناً انہیں سب لوگوں سے زیادہ ہوس رکھنے والے زندگی کی پائیں گے حتیٰ کہ مشرکوں سے بھی (زیادہ جینے پر حریص ہیں) ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ ہزار سال زندہ رہنے دیا جائے اور اس کو (اتنی مدت) جیتے رہنا عذاب سے نہیں بچاسکتا اور اللہ جل جلالہ ہر وقت دیکھ رہا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں

(28) جمعہ (6) آپ ﷺ فرمائیے اے یہودیو! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ صرف تم ہی اللہ جل جلالہ کے دوست ہو اور لوگ (دوست) نہیں ہیں تو ذرا مرنے کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو۔

(7) اور (اے حبیب ﷺ) وہ اسکی کبھی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں اور اللہ جل جلالہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

﴿اللہ جل جلالہ کی طرف واپسی﴾

(4) عمران (157) اور واقعی اگر تم راہ خدا میں قتل کیئے جاؤ یا تم مرجاؤ تو اللہ جل جلالہ کی بخشش اور رحمت اس سے بہت بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(158) اور اگر تم مرگئے یا مارے گئے تو اللہ جل جلالہ کے حضور جمع کیئے جاؤ گے۔

(28) جمعہ (8) آپ ﷺ (انہیں) فرمائیے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں ضرور ملکر رہے گی پھر تمہیں اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا جو ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے پس وہ تمہیں ان (اعمال سے) آگاہ کریگا جو تم کیا کرتے تھے۔

(18) مومنون (112) اللہ جل جلالہ فرمائے گا تم زمین میں کتنے سال ٹھہرے رہے؟

(113) کہیں گے ہم بس ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے تھے، آپ سال گننے والوں سے پوچھ لیں۔

(114) ارشاد ہوگا تم نہیں ٹھہرے مگر تھوڑا عرصہ، کاش تم اس (حقیقت) کو جان لیتے۔

(115) کیا تم نے گمان کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○

اے انسان تو نے قرآن پاک کے احکامات کو بُھلا دیا ہے، ماں باپ اپنی بیٹی کو کلام پاک زیادہ تر رواج کے طور پر دیتے ہیں لیکن بدقسمتی ہے کہ اسے گھر میں پڑھتی ہی نہیں اور بچے جننے اور پالنے کے بعد دنیا سے واپس چلی جاتی ہے لیکن یہ نہ سوچا **کہ موت کو ٹالا نہیں جا سکتا۔**

(27) واقعہ (81) کیا تم اس قرآن کے بارے میں کوتاہی کرتے ہو۔

(82) اور تم نے اپنا یہی نصیب لیا ہے کہ تم اس کو جھٹلاتے رہو گے۔

(83) پس تم کیوں نہیں لوٹا دیتے جب روح حلق تک پہنچ جاتی ہے۔

(84) اور تم اس وقت (پاس بیٹھے) دیکھ رہے ہوتے ہو۔

(85) اور ہم تم سے مرنے والے کے زیادہ قریب ہوتے ہیں، البتہ تم نہیں دیکھ سکتے۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ○

(86) پس اگر تم کسی کے حکم کے پابند نہیں ہو۔

(87) تو پھر (مرنے والے کی روح) کیوں نہیں لوٹا دیتے اگر تم سچے ہو۔

اللہ جل جلالہ نے تمام انسانوں کے لیئے سورج، چاند، دریا، سمندر، پہاڑ، زمین کو اور کھانے پینے والی چیزوں کو اور پیدائش کے عمل کو اور مرنے اور قبر میں لوٹائے جانے کو یکساں رکھا اور سب کے لیئے مواقع ایک جیسے رکھے، جس طرح کی زندگی دی اور ذمہ داری دی اسی کے مطابق پوچھا جائیگا، اگر اللہ جل جلالہ کی دی ہوئی نعمتوں میں فرق ہوتا تو سب غریبوں کے ماں باپ، بیٹے بیٹیاں اور خاص طور پر وہ جسے پسند کرے یعنی اپنی بیوی یہ کبھی نہ مرتے، سب کچھ غریبوں کے ساتھ ہی ہوتا، دھواں آسمان ہی کی طرف اٹھتا ہے چاہے وہ غریب کے گھر سے نکلے یا امیر کے محل سے۔ گولی غریب کو لگے یا امیر کو اس کا کام مارنا ہی ہے۔ تیرا دار العمل میں مستقل ٹھکانہ نہیں اور نہ کوئی اس میں مستقل رہا اور نہ ہی کسی کو رہنے دیا گیا صرف دوام اللہ جل جلالہ کو ہی ہے، جس کو دوام نہیں تو اسے تکبر کس بات کا اور جب تیری اس دنیا سے واپسی ہے تو تجھ میں غفلت کیوں اور جب تیرا حساب ہونا ہی ہے تو تجھے اس کی پرواہ کیوں نہیں اور تجھے اس فانی دنیا سے اتنی محبت کیوں ہے۔ قرآن پاک میں بیان ہے۔

(28) منافقون (9) اے ایمان والو! تمہیں تمہارے اموال اور نہ تمہاری اولاد اللہ جل جلالہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی لوگ گھاٹے میں ہوں گے۔ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○**

(10) اور اس رزق سے جو ہم نے تم کو دیا خرچ کرلو اس سے پیشتر کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو وہ (اس وقت) یہ کہنے لگے کہ اے میرے رب جل جلالہ! تو

نے مجھے تھوڑی مدت کیلئے کیوں مہلت نہ دی تا کہ میں صدقہ (وخیرات) کر لیتا اور نیکوں میں شامل ہو جاتا۔

(11) اور اللہ جل جلالہ کسی شخص کو مہلت نہیں دیا کرتا جب اس کی موت کا وقت آجائے اور اللہ جل جلالہ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے ہو۔

(30) تکاثر (1) تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے غافل رکھا۔

(2) یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

(3) ہاں ہاں! تم جلد جان لوگے۔

(4) پھر ہاں ہاں تمہیں (اپنی کوششوں کا انجام) جلد معلوم ہو جائیگا۔

(5) ہاں ہاں! اگر تم (اس انجام کو) یقینی طور پر جانتے (تو ایسا ہر گز نہ کرتے)

(6) تم دوزخ کو دیکھ کر رہو گے۔

(7) پھر آخرت میں تم دوزخ کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے۔

(8) پھر تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائیگا۔

(29) القیٰمۃ (26) ہاں ہاں جب جان ہنسلی تک پہنچے گی۔

(27) اور کہا جائے گا ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا۔

(28) اور (مرنے والا) سمجھ لیتا ہے کہ جدائی کی گھڑی آ پہنچی۔

(29) اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے۔

(30) اس دن آپ کے رب جل جلالہ کی طرف کوچ ہوتا ہے۔

(31) نہ اس نے (دین حق) کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔

(32) بلکہ اس نے (حق) کو جھٹلایا اور اس سے منہ پھیر لیا۔

(33) پھر گھر کی طرف نخرے کرتے ہوئے گیا۔

(34) تیری خرابی آگئی اب آگئی۔

(35) پھر تیری خرابی آگئی اب آگئی۔

(36) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا۔

انسان کے لیئے تین وقت مشکل ہیں۔

نزاع، قبر اور قیامت

انسان کے لئے تین وقت مشکل ہیں نزاع کا مقام مرنے سے پہلے ہے اس وقت تمام حقیقتیں کھل جاتی ہیں۔

(26) ق (19) اور سچ مچ موت کی بیہوشی آ پہنچی یہ وہ ہے جس سے تو دور بھاگا کرتا تھا۔

سکرات کے وقت مرنے والا اس دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک اسے خوش خبری دی جاتی ہے کہ وہ قبول کیا گیا ہے یا اس پر اللہ جل جلالہ کی لعنت ہے ملائکہ کو پہلے نہائیت روشن یا سیاہ دیکھتا ہے ملک الموت ان کے درمیان میں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ایک دن ابراہیم علیہ سلام نے اپنے مہمان خانہ میں ایک بوڑھے شخص کو پایا آپؑ نے اس سے پوچھا کہ تم مہمان خانہ میں کیسے آگئے ہو اس نے عرض کی کہ میں وہ ہوں جس کو نہ کوئی دیوار اور نہ کوئی چیز روک سکتی ہے پوچھا کیا تم ملک الموت تو نہیں عرض کی میں ہی ملک الموت ہوں ابراہیم علیہ سلام نے کہا کہ میں تمہاری وہ صورت دیکھنا چاہتا ہوں جس میں تم گناہ گاروں کے لئے آتے ہو عرض کی آپ سے میری یہ شکل دیکھنا برداشت نہ ہوگا اپنی نظر کو ہٹا کر دیکھیں آپ نے ایسا ہی کیا تو آپ کے سامنے انتہائی ہیبت ناک بلا کھڑی ہے جس کے جسم کے ساتھ کانٹے ہی کانٹے ہیں اور آگ برس رہی ہے بدبو اتنی کہ برداشت سے باہر خوف ناک اتنی کہ بیہوش ہو گئے اٹھے تو دیکھا کہ باباجی کی شکل میں ملک الموت سامنے بیٹھا ہوا ہے عزرائیل علیہ سلام نے عرض کی کہ میں نے یہ نہ کہا تھا کہ آپ سے میری یہ صورت برداشت نہیں ہو سکے گی ابراہیم علیہ سلام نے

فرمایا کہ یقیناً تیرا گناہ گار کے لئے اس شکل میں سامنے آنا ہی بہت بڑا عذاب ہے بعد کے معاملات تو الگ ہیں ابراہیم علیہ سلام نے کہا کہ اب میں تمہاری وہ صورت دیکھنا چاہتا ہوں جس صورت میں تم نیک لوگوں کے پاس روح نکالنے کیلئے آتے ہو ملک الموت نے کہا کہ دوسری طرف نظر لوٹا کر دیکھیں اور پھر نظر ہٹالیں آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک نوجوان لڑکے کو سامنے پایا حسین اتنا کہ آپ کی نظر ہی ٹھہر گئی خوشبو ایسی نکل رہی تھی کہ پہلے کبھی ایسی خوشبو نہیں سونگھی چند لمحوں کے لئے اپنے آپ کو ہی بھول گئے نظر ہٹا کر دیکھا تو بابا جی سامنے ہیں برملا کہہ دیا نیک بندوں کے لئے تیرا ایسی صورت میں آنا ہی بہت بڑا انعام ہے بعد کے معاملات تو اور ہیں۔ اے بندو! خود ہی فیصلہ کرلو کہ تم کس شکل میں ملک الموت سے ملاقات چاہتے ہو۔

نیک بندوں کے لئے عزرائیل علیہ سلام کے پاس ریشمی رومال ہوتا ہے اور روح کے نکلنے کی تکلیف صرف اتنی ہے کہ مشک سے صرف ایک قطرہ پانی کا بہہ جانا اور گناہ گاروں کے لئے ایک ٹاٹ جس میں روح لپیٹ دی جاتی ہے اور جسم پر دکھ کی ماردی جاتی ہے نیک یا بدروح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے نیک روح سے خوشبو نکلتی ہے اور بدروح سے بدبو۔ نیک روح پیشانی کے پسینہ سے نکلتی ہے اور بدروح جبڑوں میں سے دراصل موت روح کے منتقل (**Transfer**) ہونے کا دوسرا نام ہے ادھر روح اس جسم میں سے نکلی اور دوسرے سامنے والے جسم میں داخل ہوگئی یہ ملنے والا جسم یا تو انتہائی شفاف ہے یا انتہائی بھدا۔ نیک روح کے لئے پہلے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جبکہ بدروح کے لئے نہیں، نیک روح کا استقبال کیا جاتا ہے اور عرش پر مرحبا کہا جاتا ہے اور شادیانے بجائے جاتے ہیں اور بدروح کو زمین کی گہرائی میں دفن کیا جاتا ہے اے انسان اب خود ہی اپنے لئے فیصلہ کرلے کہ کس حال میں واپسی چاہتا ہے۔

(4) عمران **(102)** اے ایمان والو اللہ جل جلالہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

يَآ يُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوااتَّقُوااللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ٥

(8) انعام **(162)** کہہ دیجئے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ جل جلالہ کے لیئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ **قُلْ اِنَّ صَلَا تِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَا یَ وَمَمَا تِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ٥**

(14) نحل **(30)** اور ان سے پوچھا گیا جو متقی تھے کہ وہ کیا ہے جو تمہارے رب جل جلالہ نے اتارا؟ انہوں نے کہا (سراپا) خیر! جنھوں نے اس دنیا میں بھی اچھے کام کیئے ان کے لیئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر بھی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر بہت ہی عمدہ ہے۔

(31) (ان کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان کے لیئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے یوں اللہ جل جلالہ پرہیزگاروں کو بدلہ دیتا ہے۔

(32) وہ متقی جن کی روحیں اس حال میں فرشتے قبض کرتے ہیں کہ وہ خوش ہوتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہوان (نیک اعمال) کے باعث جنت میں داخل ہو جاؤ جو تم کیا کرتے تھے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ لا يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ " عَلَيْكُمُ لا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥

(30) فجر **(27)** اے نفس مطمئن۔ **يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ٥** ق صلے

(28) اپنے رب جل جلالہ کی طرف واپس چلو اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی۔

ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً٥ج

(29) پس شامل ہو جاؤ میرے بندوں میں۔ **فَا دْ خُلِیْ فِیْ عِبٰدِ یْ٥لا**

(30) اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔ **وَادْ خُلِیْ جَنَّتِیْ ٥ع**

(10) انفال **(50)** اور (اے مخاطب) اگر تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں (اور) انکے چہروں اور پشتوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو۔

(51) یہ اسکا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ جل جلالہ (اپنے) بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّا مٍ لِّلْعَبِيْدِ ٥

(14) نحل **(32)** وہ متقی جن کی روحیں اس حال میں فرشتے قبض کرتے ہیں کہ وہ خوش ہوتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہوان (نیک اعمال) کے باعث جنت میں

داخل ہو جاؤ جو تم کیا کرتے تھے۔

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o

(26) محمد (27) پس انکا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحوں کو قبض کریں گے اور انکے چہروں اور پشتوں پر چوٹیں لگائیں گے۔

(28) یہ درگت اس لیئے بنے گی کہ انہوں نے اسکی پیروی کی جو اللہ جل جلالہ کی ناراضگی کا باعث تھا، اور اسکی خوشنودی کو ناپسند کیا، پس اس نے انکے اعمال ضائع کر دیئے۔

(29) کیا وہ لوگ خیال کرتے ہیں جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ اللہ جل جلالہ انکے دلی کھوٹوں کو ظاہر نہیں کرے گا۔

اللہ جل جلالہ کی راہ میں مرنیوالے زندہ ہیں مردہ نہیں

(2) بقرہ (154) اور انہیں نہ کہا کرو کہ وہ مردہ ہیں جو اللہ جل جلالہ کی راہ میں قتل کیئے جاتے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے۔

(4) عمران (169) اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ جو اللہ جل جلالہ کی راہ میں قتل کیئے گئے ہیں وہ مردہ ہیں بلکہ وہ اپنے رب جل جلالہ کے پاس زندہ ہیں (اور) رزق دیئے جاتے ہیں۔

(170) ان (نعمتوں) سے شاد ہیں جو انہیں اللہ جل جلالہ نے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائی ہیں اور ان لوگوں کے بسبب خوش ہو رہے ہیں جو ابھی تک ان سے انکے پیچھے رہ جانے والوں سے نہیں آملے، کہ ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اے انسان تجھے اللہ جل جلالہ نے انسان بنایا اور عزت بخشی تجھے تمام پیدا کی ہوئی مخلوق سے افضل بنایا کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیرا شمار جانوروں میں سے ہو، ارشاد باری تعالیٰ جل جلالہ ہے۔

(9) انفال (20) اے ایمان والو اللہ جل جلالہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔

(21) اور ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے کہا ہم نے سن لیا، حلانکہ وہ نہیں سنتے۔

(22) بیشک اللہ جل جلالہ کے نزدیک سب جانوروں سے بدتر وہ بہرے، گونگے (انسان) ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

(10) انفال (55) بلاشبہ بدترین جانور اللہ جل جلالہ کے نزدیک وہ انسان ہیں جنہوں نے کفر کیا پس وہ کسی طرح ایمان نہیں لاتے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَاللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ o صلے ج

(30) بینۃ (6) بیشک جنہوں نے اہل کتاب سے کفر کیا اور (وہ) مشرکین آتش جہنم میں سے ہونگے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

(7) (اور) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے وہی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

(8) ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہیشگی کی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہونگی وہ ان میں تا ابد رہیں گے اللہ جل جلالہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، یہ (سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے رب جل جلالہ سے ڈرتا ہے۔

پس یادالٰہی سے غفلت نہ کر

(16) طٰہٰ (124) اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اس کے لیئے زندگی (کا جامہ) کو تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

(125) وہ کہے گا اے میرے رب جل جلالہ! تو نے مجھے نابینا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو بینا تھا۔

(126) اللہ جل جلالہ فرمائیں گے اسی طرح تیرے پاس ہماری آئیتیں آئیں تھیں سو تو نے انہیں بھلا دیا اسی طرح آج تجھے فراموش کر دیا جائے گا۔

(127) اور یونہی ہم ہر اس شخص کو بدلہ دیں گے جس نے حد سے تجاوز کیا اور اپنے رب جل جلالہ کی آئیتوں پر ایمان نہ لایا اور (سن لو!) آخرت کا عذاب بڑا سخت اور بہت دیرپا ہے۔

قبر

(7) انعام (98) اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر (تمہارے لیئے) ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک امانت رکھے جانے کی، بیشک ہم نے تفصیل سے

ان لوگوں کے لیئے دلیلیں بیان کردی ہیں جو (حقیقت کو) سمجھتے ہیں۔

(21) روم (19) زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اسکے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یونہی (قبروں سے) تمہیں نکالا جائیگا۔

یہ وہ مقام ہے جس میں انسان مرنے کے بعد رکھا جاتا ہے، اس عالم کو عالم برزخ کہتے ہیں۔

یہاں سوال وجواب ہیں ۱۔مَن ربّک۔ تیرا رب جل جلالہ کون ہے۔ ۲۔ما دینک۔ تیرا دین کیا ہے

اور کہا جاتا ہے یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا ہے۔اگر سوالوں کا جواب دے دیا تو کامیاب ہوا۔اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن گیا جس کا دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے، اگر جواب نہیں دیا گیا تو قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن گیا جس کا دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیا گیا، قبر کے اندر ایک اور عذاب بھی ہے اس کی دیواریں دور تک چلی جاتی ہیں اور واپس اس طرح آتی ہیں اور مل جاتی ہیں کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پھنس جاتی ہیں اور جسم چکنا چور ہو جاتا ہے پھر یہی دیواریں قبر کی واپس جاتی ہیں اور پھر پورے زور سے واپس آتی ہیں اس کے دوران جسم دوبارہ بن چکا ہوتا ہے یہ عذاب کا سلسلہ جاری رہتا ہے تُو خود ہی فیصلہ کر لے کہ کیا اب بھی کوئی کسر باقی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے تو اللہ جل جلالہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان نہ لائے اور ان دونوں کے احکامات پر نہ چلے، جب سوالات بتا دیئے گئے ہیں تو تجھے اور کیا چاہیئے۔اور اس کے لیئے کیوں تیاری نہیں کرتا۔

نشتر میڈیکل کالج ملتان کے پروفیسر سرجن نے اپنی ایک تحریر میں بیان کیا ہے کہ اس کے پاس ایک فوجی مریض آیا جس نے 1965 کی لڑائی میں حصہ لیا تھا اس فوجی کو بیماری تھی کہ اس کی ٹانگ آہستہ آہستہ مٹی میں تبدیل ہو رہی تھی، بہت سے فوجی اور سول ڈاکٹروں نے اس کے علاج کرنے سے انکار کر دیا تھا، اس فوجی نے بتایا کہ میں ایک قبرستان کے پاس آرام کر رہا تھا کہ ایک قبر میں سے ٹک ٹک کی آواز زور سے سنی جیسے کوئی جانور مردے کی ہڈیوں پر کوئی چیز مار رہا ہے اس قبر میں سوراخ کھلا تھا جب اس کے اندر دیکھا تو ایک چوہا نما جانور مردے کی ہڈیوں پر زور زور سے منہ مار رہا تھا اس نے بتایا کہ مجھ سے نہ رہا گیا کہ میں نے اپنی بندوق کی سنگین اس جانور کو ڈرانے کے لیئے قبر کے سوراخ کے اندر کر دی دیکھا کہ دوسری طرف سے یہ جانور نکلا اور میرے اوپر حملہ آور ہوا میں ڈرتے ہوئے بھاگ نکلا تو تالاب کے اپنی کے اندر چلا گیا دیکھتا ہوں کہ اس جانور نے اپنا منہ تالاب کے پانی کے ساتھ لگایا تو وہ پانی گرم ہو کر ابلنے لگا اور میں اس تالاب سے نکل کر بھاگا اور مسجد میں پناہ لی اس طرح اس جانور نے میرا پیچھا چھوڑ دیا اور اس کے بعد یہ بیماری ایسی لگ گئی کہ ٹانگ آہستہ آہستہ مٹی میں تبدیل ہو رہی ہے نہ جانے قبر میں کون کون سے عذاب ہیں، اللہ جل شان سے التماس ہے کہ وہ اپنی عظمت کے واسطے ہم سب کی مغفرت فرمائے اور عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔آمین!

﴿قیامت﴾

اگر تیرا قیامت کے دن پر ایمان نہیں تو یہ تو آ کر رہے گی۔جس کے آنے میں ذرہ شک نہیں، قیامت کا دن اس لیئے ہے کہ نیک بندوں کو اللہ جل جلالہ اپنے انعامات سے نوازیں اور بدانسانوں کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دیں، اگر حساب کتاب نہ ہوتا تو یہ دنیا محض کھیل اور تماشہ بن جاتی۔

(20) قصص (60) اور جو چیز تمہیں دی گئی ہے تو یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اسکی زیب و زینت ہے اور جو کچھ اللہ جل جلالہ کے پاس ہے وہ بہتر اور دیرپا ہے کیا تم اس حقیقت کو سمجھتے نہیں۔وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا ج وَمَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(16) طٰہٰ (131) اور آپ ﷺ ان چیزوں کی طرف مشتاق نگاہوں سے نہ دیکھئے جن سے ہم نے کافروں کے چند گروہوں کو لطف اندوز کیا ہے یہ دنیوی زندگی کی محض زیب و زینت ہیں (اور انہیں اس لیئے دی ہیں) تاکہ ہم انہیں ان سے آزمائیں اور آپ ﷺ کے رب جل جلالہ کی عطا بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

(21) السجدہ (10) اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرنے کے بعد) زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کیئے جائیں گے درحقیقت یہ لوگ اپنے رب جل جلالہ کی ملاقات سے انکار کر رہے ہیں۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ط بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝

(11) فرمایئے تمہاری موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کر دیا گیا ہے جان قبض کرے گا پھر اپنے رب جل جلالہ کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(14) پس اب اس جرم کی سزا چکھو کہ تم نے اپنے اس روز کی ملاقات کو بھلا دیا تھا۔ہم نے تم کو نظر انداز کر دیا اور ان (کرتوتوں) کے عوض دائمی عذاب چکھو، جو تم کیا کرتے تھے۔

(25) جاثیہ (33) اور ان کے لیئے ان کے کرتوتوں کے برے نتائج ظاہر ہو گئے اور انہیں اس (عذاب) نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

(34) اور (انہیں) کہہ دیا گیا آج ہم تمہیں فراموش کر دیں گے جس طرح تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو فراموش کیئے رکھا۔ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

دوبارہ زندگی کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(14) نحل (38) اور بڑی شدومد سے اللہ جل جلالہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ (دوبارہ) زندہ نہیں کرے گا جو (ایک بار) مرجاتا ہے۔ ہاں ضرور زندہ کریگا یہ اسکا وعدہ ہے، اس پر اسکو پورا کرنا لازم ہے لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

(15) بنی اسرائیل (49) اور انہوں نے (ازراہ انکار) کہا جب ہم (مرکر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا ہمیں از سرنو پیدا کر کے اٹھایا جائیگا۔

(50) فرمایئے (یقیناً ایسا ہی ہوگا) خواہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا بن جاؤ۔

(23) یٰسین (78) اور ہمارے لیئے (عجیب وغریب) مثالیں بیان کرنے لگا ہے اور اس نے اپنی پیدائش کو فراموش کر دیا (گستاخ) کہتا ہے! جی! کون ہڈیوں کو زندہ کرسکتا ہے جب وہ بوسیدہ ہوچکی ہوں۔

(79) فرمایئے (اے گستاخ سن!) انہیں وہی زندہ فرمائیگا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے۔

(23) صفت (16) کیا جب ہم مرجائیں گے اور (مرکر) مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے (تو) کیا ہم زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

(17) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔

(18) فرمایئے! ہاں (ضرور) اس حال میں کہ تم ذلیل وخوار ہوگے۔

قیامت کا دن **50000** سال کا ہوگا نیک بندوں کو اسکا پتہ بھی نہیں چلے گا۔ اور بدلوگوں کے لیئے بہت بڑا عذاب ٹھہرے گا۔

(29) معارج (4) فرشتے اور جبرائیل علیہ سلام اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں عروج کرتے ہیں، یہ عذاب اس روز ہوگا جس کی مقدار **50000** برس ہے۔ تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُه، خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ o ج

(29) القیٰمۃ (1) اور میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں۔

(2) اور میں قسم کھاتا ہوں نفس لوامہ کی (کہ حشر ضرور ہوگا)

(3) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کریں گے۔

(4) کیوں نہیں ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ ہم اسکی انگلیوں کی پور پور درست کر دیں۔

(5) بلکہ انسان کی خواہش تو یہ ہے کہ آئیندہ بھی بدکاریاں کرتا رہے۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَه، o ج

(6) ازراہ (تمسخر) وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔

يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ o

(7) پھر جب آنکھ خیرہ ہوجائے گی۔

(8) اور چاند بے نور ہوجائیگا۔

(9) اور (بے نوری میں) سورج اور چاند یکساں ہوجائیں گے۔

(10) (اس روز) انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

(11) ہرگز نہیں۔ وہاں کوئی پناہ گاہ نہیں۔

(12) صرف آپکے رب جل جلالہ کے پاس ہی اس روز ٹھکانا ہوگا۔

(13) انسان کو اس روز آگاہ کر دیا جائے گا جو عمل اس نے پہلے بھیجے اور جو (اثرات) وہ پیچھے چھوڑ آیا۔

(14) بلکہ انسان خود بھی اپنے نفس کے احوال پر نظر رکھتا ہے۔

(15) خواہ وہ (زبان سے ہزار) بہانے بناتا رہے۔

(30) عبس (33) پھر جب کان بہرا کرنے والا شور اٹھے گا۔

(34) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

(35) اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے۔

(36) اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے۔

(37) ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایسی فکر لاحق ہوگی جو اسے (سب سے) بے پرواہ کردے گی۔

(38) کتنے چہرے اس دن (نور ایمان سے) چمک رہے ہوں گے۔

(39) ہنستے ہوئے خوش وخرم

(40) اور کئی منہ اس دن غبار آلود ہوں گے۔

(41) ان پر کالک لگی ہوگی۔

(42) یہی وہ کافر (و) فاجر لوگ ہوں گے۔

(30) انفطار (1) جب آسمان پھٹ جائے گا۔

(2) اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔

(3) اور جب سمندر بہنے لگیں گے۔

(4) اور جب قبریں زیروزبر کردی جائیں گی۔

(5) (اس وقت) ہر شخص جان لیگا جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے تھے اور جو (اثرات) وہ پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

(6) اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کے بارے میں دھوکے میں رکھا۔

يَآ يُّهَا الْاِ نْسَا نُ مَا غَرَّكَ بِرَ بِّكَ الْكَرِيْمِ ؕ

(7) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے (اعضا کو) درست کیا پھر (تیرے عناصر کو) معتدل بنایا۔

(8) جس شکل میں چاہا تجھے ترتیب دے دیا۔

نجات حاصل کرنے کیلئے فدیہ قبول نہ ہوگا۔

قیامت کے دن عذرائیل علیہ سلام کو موت دے دی جائیگی تاکہ جنتیوں کو موت کا ڈر نہ ہو اور دوزخیوں کو علم ہوجائے کہ اب دوبارہ موت نہیں اور دائمی عذاب سہنا پڑیگا۔

(3) عمران (74) اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص کرلیتا ہے اور اللہ جل جلالہ صاحب فضل عظیم ہے

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(91) جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت ہی میں مرگئے تو ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اگرچہ وہ اتنا سونا (اپنی نجات کیلئے) عوضانہ دے ایسے لوگوں کے لیئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

﴿جنت اور دوزخ﴾

(14) نحل (30) اور ان سے پوچھا گیا جو متقی تھے کہ وہ کیا ہے جو تمہارے رب جل جلالہ نے اتارا؟ انہوں نے کہا (سراپا) خیر! جنہوں نے اس دنیا میں بھی اچھے کام کیئے ان کے لیئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر بھی بہتر ہے اور پرہیزگاروں کا گھر بہت ہی عمدہ ہے۔

(31) (ان کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان کے لیئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے یوں اللہ جل جلالہ پرہیزگاروں کو بدلہ دیتا ہے

(32) وہ متقی جن کی روحیں اس حال میں فرشتے قبض کرتے ہیں کہ وہ خوش ہوتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو ان (نیک اعمال) کے باعث جنت میں داخل ہوجاؤ

جو تم کیا کرتے تھے۔

الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝

(21) عنکبوت (58) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیئے ہم انہیں جنت کے بالا خانوں میں ٹھہرائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے نیک کام کرنے والوں کا کتنا عمدہ صلہ ہے۔

(16) طٰہٰ (74) بیشک جو شخص بارگاہ الٰہی میں مجرم بن کر آئے تو اس کے لیئے جہنم ہے نہ وہ اس میں مر ہی سکے گا اور نہ وہ زندہ ہو گا۔

(18) فرقان (13) اور جب انہیں اس آگ میں کسی تنگ جگہ سے زنجیروں میں جکڑ کر پھینکا جائیگا تو وہاں موت کو پکاریں گے۔

(14) کہا جائیگا (کمبختو) آج ایک موت نہ مانگو بلکہ بہت سی موتیں مانگو۔

(15) ان سے پوچھیئے (ذرا بتاؤ) یہ بھڑکتی ہوئی آگ بہتر ہے یا دائمی جنت جس کا پرھیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ جنت ان اعمال کا صلہ ہو گی اور (انکی زندگی کا)انجام۔

(24) حم السجدہ (19) اور (ذرا خیال کرو) اس دن کا جب اللہ جل جلالہ کے دشمن آتش (جہنم) کی طرف جمع کیئے جائیں گے پھر وہ (گروہوں میں) بانٹ دیئے جائیں گے۔

(20) یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے قریب آجائیں گے (تو اس وقت حساب شروع ہو گا) انکے خلاف انکے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں اس کے بارے میں گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(21) اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی وہ کہیں گے ہمیں تو اللہ جل جلالہ نے گویا کر دیا ہے جس نے ہر شئے کو گویا کیا ہے اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو۔

(22) اور تم اپنے آپ کو اس امر سے نہیں چھپا سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھالیں گواہی نہ دیں بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ جل جلالہ تمہارے اکثر اعمال کو جو تم کرتے ہو جانتا ہی نہیں۔

(23) اور تمہارے اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب جل جلالہ کے بارے میں کیا کرتے تھے تمہیں ہلاک کر دیا پس تم نقصان اٹھانے والوں سے ہو گئے۔

(19) شعرا (83) اے میرے رب جل جلالہ مجھے علم و عمل عطا فرما اور مجھے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔

رَبِّ هَبۡ لِىۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ۝ۙ

(87) اور مجھے شرمسار نہ کرنا جس روز لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

وَلَا تُخۡزِنِىۡ يَوۡمَ يُبۡعَثُوۡنَ ۝ۙ

(88) جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔

يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ ۝ۙ

(89) مگر وہ شخص جو اللہ جل جلالہ کے حضور قلب سلیم لے آیا۔

اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ۝ؕ

(90) اور پرہیز گاروں کے لیئے جنت قریب کر دی جائے گی۔

(91) اور بھٹکنے والوں کے لیئے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔

﴿مرنے کے بعد کسی کی واپسی نہیں اسلیئے جو کرنا ہے یہاں کر لے﴾

(4) النساء (18) اور یہ ان لوگوں کے لئے توبہ نہیں جو (ساری عمر) برائیاں کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کو موت آ جائے (تو) کہے بیشک میں اب توبہ کرتا ہوں اور نہ ان لوگوں کی توبہ ہے جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہیں، انہی کیلیئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(14) الحجر (39) وہ بولا، اے رب جل جلالہ! اس وجہ سے کہ تو نے مجھے بھٹکا دیا، میں ان کے لئے زمین میں (برے کاموں کو) ضرور خوشنما بنا دوں گا اور میں ضرور ان

سب کو گمراہ کروں گا۔

(40) سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں ان میں سے چن لیا گیا ہے۔

(41) اللہ جل جلالہ نے فرمایا یہ سیدھا راستہ ہے جو میری طرف آتا ہے۔

(42) بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلتا مگر وہ جو گمراہوں میں سے تیری پیروی کرتے ہیں۔

(43) بیشک ان سب کیلئے جہنم وعدہ کی جگہ ہے۔

(44) اس کے سات دروازے ہیں ان میں سے ہر دروازے کیلئے ایک حصہ مخصوص ہے۔

(18) مومنون (99) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئیگی تو وہ کہے گا میرے مالک مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے۔

(100) شائید میں اس دنیا میں دوبارہ جا کر اچھے کام کروں جسے میں ایک بار چھوڑ آیا ہوں، ایسا نہیں ہوسکتا یہ ایک (لغو) بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور انکے آگے اس دن تک ایک آڑ ہے جب وہ دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے،

شیطان کو قیامت تک زندہ رہنے دیا گیا ہے۔

خواجہ خضر علیہ سلام کی قیامت تک نیک بندوں کی رہنمائی کی ڈیوٹی ہے، حضرت ادریس علیہ سلام جنت کو دیکھنے کے لیئے گئے اور انہوں نے دوبارہ واپس آنا پسند نہ کیا۔ عیسیٰ علیہ سلام زندہ اٹھائے گئے اور وہ واپس دنیا میں نبی کریم ﷺ کی امتی کی حیثیت سے بیت القدس کی چھت پر اتریں گے اور آپ بحیثیت امتی نبی کریم ﷺ زندگی گذاریں گے جب اُن کو موت آئیگی وہ روضہء نبی کریم ﷺ کے اندر دفن کیئے جائیں گے۔

(6) نساء (159) اور اہل کتاب سے کوئی ایسا نہیں ہوگا مگر وہ ضرور مسیح علیہ سلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیگا اور وہ ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔

اللہ جل جلالہ نے نبی کریم ﷺ کو منع فرمایا ہے کہ کافر کی اور نافرمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

10 توبہ (84) اور ان میں سے کسی پر نماز جنازہ نہ پڑھیئے جو کبھی مرجائے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں بیشک انہوں نے اللہ جل جلالہ کے ساتھ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کفر کیا اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ نافرمان تھے۔

(85) اور آپ ﷺ کو ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ جل جلالہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں ان سے دنیا میں عذاب دے اور ان کا اس حال میں سانس نکلے کہ وہ کافر ہوں۔

وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَا دُ هُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّ نۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝

جس نے توبہ کی تو برائیاں نیکی میں بدل دی جائیں گی

(19) فرقان (58) اور آپ ﷺ ہمیشہ زندہ رہنے والے پر بھروسہ کیجئے جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور اسکا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا کافی ہے۔

(70) مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیئے تو یہ وہ لوگ ہیں، اللہ جل جلالہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ جل جلالہ غفور رحیم ہے۔

(71) اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیئے تو اس نے اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کیا جیسے رجوع کا حق ہے

وَمَنۡ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَاِ نَّه‘ يَتُوۡبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝

قیامت کے دن سجدہ

اسکا ذکر سورۃ قلم میں ہے۔

(29) قلم (42) جس روز ایک ساق سے پردہ اٹھایا جائے گا تو ان کو سجدہ کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کرسکیں گے۔

يَوۡمَ يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ وَّ يُدۡ عَوۡنَ اِلَى السُّجُوۡدِ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ۝لا

(43) ندامت سے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح سلامت تھے۔

خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡ هَقُهُمۡ ذِلَّة‘‘ ؕ وَقَدۡ كَانُوۡا يُدۡ عَوۡنَ اِلَى السُّجُوۡدِ وَهُمۡ سٰلِمُوۡنَ ۝

(44) پس آپ (ﷺ) مجھے اور اسے جو اس کتاب کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دیجئے ہم انہیں بتدریج اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں علم تک نہ ہوگا۔

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ط سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ o

(45) اور میں نے (سردست) انہیں مہلت دے رکھی ہے میری (خفیہ) تدبیر بڑی پختہ ہے۔

وَاُمْلِیْ لَھُمْ ط اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ'' o

(29) مرسلٰت (47) اس روز جھٹلانے والوں کے لیئے تباہی ہوگی۔

(48) اور جب ان سے کہا جاتا ہے اپنے رب جل جلالہ کے سامنے جھکو تو نہیں جھکتے۔

(49) اس روز جھٹلانے والوں کے لیئے تباہی ہوگی۔

(50) آخر کس بات پر وہ اس کتاب کے بعد ایمان لائیں گے؟

ایک وہ نماز ہے جو پہلے انبیاء اور ان کی امتیوں نے پڑھی، دوسری وہ جو انبیاء نے نبی کریم ﷺ کی سرکردگی میں بیت القدس میں معراج کے موقع پر پڑھی، تیسری نماز وہ ہے جو اصحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھی اور آج ہم پڑھ رہے ہیں، چوتھی نماز وہ ہے کہ میں مرا تو لوگ میری بخشش کے لیئے نماز جنازہ پڑھیں گے اور اگر آپ مرے تو آپ کی بخشش کے لیئے پڑھی جائے گی اور پانچویں نماز قیامت کے دن کی ہے جیسے کہ سورت قلم کی آیات سے واضح ہے دنیا میں اذان کی صورت میں نماز کیلئے بلایا جاتا ہے قیامت کے دن بھی بلائے جانے کا ذکر ہے۔

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیں گے، سب سے پہلے نماز کے لیئے نبی کریم ﷺ سجدہ کریں گے کیونکہ آپ امام انبیاء امام الرسول اور امام کائنات ہیں اور آپ کی اتباع میں تمام انبیاء اور رسول اور پہلی امتیں اور امت نبی کریم ﷺ سجدہ کریں گے۔ وہ بدنصیب ہوگا جو قیامت کے دن سجدہ نہ کرسکا، نبی کریم ﷺ نے اس طرح فرمایا کہ جو آدمی دنیا میں سجدہ نہیں کرتا اسکی کمر قیامت کے دن تختہ بن جائیگی اور ایک اور موقع پر فرمایا کہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کے جسم میں دھات کی سلاخ آجائیگی، جھکنا چاہے گا جھک نہیں سکے گا، جس نے اللہ جل جلالہ کو قیامت کے دن سجدہ کرلیا تو اسکی نماز معراج بن گئی اور جو دنیا میں ظاہری طور پر نماز پڑھتا رہا اور اپنی بدکاری اور کرتوتوں کی وجہ سے قیامت کے دن سجدہ کرنے سے محروم ہوگیا تو اسکی ظاہری نماز معراج نہ بن سکی، قیامت کے دن سجدہ اسے نصیب ہوگا جس کے عمل صالح ہیں اور وہ نمازی بھی ہے۔

ایک ظاہری نماز اور تہجد پڑھنے والے محلہ دار کی موت 1963 میں ہوئی، امیر شخص تھا، کاروبار بہت اچھا تھا، عزیز و اقارب کی خاصی تعداد موجود تھی، غریب آدمی کی موت پر تو چند آدمی اکٹھے ہوتے ہیں لیکن امیر بندے کے لیئے تو گھر بھر جاتا ہے اور محلہ میں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ملتی، جب نزاع کا وقت شروع ہوا تو ایک بیٹے نے کہا ابا جی کلمہ پڑھیں، مرنے والے نے کہا دال کا کیا بھاؤ ہے بیٹے نے دوبارہ کلمہ پڑھنے کے لیئے کہا تو پھر وہی جواب ملا بیٹے نے روتے ہوئے تیسری بار کلمہ پڑھنے کے لیئے کہا تو مرنے والے نے یہی کہا دال کا کیا بھاؤ ہے اور اسکی موت واقع ہوگئی، وہ نمازی اور تہجد گزار کلمہ اس لیئے نہ پڑھ سکا کہ اسے دنیاداری سے زیادہ محبت تھی، مرتے وقت کئی آدمی اپنے بیوی بچوں کا اور دنیاوی کاموں کا ذکر کرتے ہیں مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کا نہیں کہنا چاہیئے، بلکہ آہستہ آہستہ کلمہ پڑھنا شروع کردینا چاہیئے، ایسا نہ ہو کہ مرنے والے سے کلمہ پڑھنے کا کہا جائے اور وہ انکار کردے۔ جس کی زبان پر مرتے وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے الفاظ ہوں وہ جنتی ہے، دادا جی اس وقت فوت ہوئے جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا، مغرب کی اذان شروع ہونے سے پہلے چارپائی پر پڑے ہوئے ہیں، نزاع کا وقت شروع ہے، کہتے ہیں اللہ جل جلالہ واحد ہے، نبی کریم ﷺ میرا شاہد ہے، اسلام میرا دین ہے۔ کلمہ پر مجھے یقین ہے۔ اے نوری فرشتو گواہ رہنا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہی اذان کے الفاظ تھے جو دونوں ایک ساتھ پورے ہوئے۔ اِنَّ لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ o (2بقرہ)(156)

یہ راستہ ان کے انہی الفاظ کی بدولت نصیب ہوا ہے۔ اللہ جل جلالہ سے التماس ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت بچہ یا بچی کو موت کے وقت کلمہ نصیب فرمادے آمین۔

خالص ایمان دار بندوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(24) حم السجدہ (30) بیشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ جل جلالہ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور غم نہ کرو تمہیں جنت کی بشارت ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(31) ہم تمہارے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی دوست ہیں اور تمہارے لیئے اس میں ہر وہ شئے ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیئے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

(32) یہ بہت بخشنے والے ہمیشہ رحم فرمانے والے کی طرف سے میزبانی ہے۔

﴿قیامت کے دن دیدار الٰہی﴾

(30) الفجر (22) اور جب آپکا رب جل جلالہ جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار در قطار حاضر ہونگے۔

وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ ج

(23) اور اس دن جہنم (سامنے) لائی جائیگی اس دن انسان کو سمجھ آئیگی لیکن اس سمجھنے کا کیا فائدہ ؟

وَجِاْیْٓءَ يَوْمَئِذٍ ۭ بِجَهَنَّمَ ۝ لا يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُالْاِ نْسَانُ وَاَنّٰی لَهُ الذِّ كْرٰی ۝ ط

(30) مطففین (13) جب اسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

(14) نہیں نہیں درحقیقت ان کے دلوں پر ان کرتوتوں کے باعث زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(15) یقیناً انہیں اپنے رب جل جلالہ (کے دیدار) سے اس دن روک دیا جائے گا۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْ مَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ط

(16) پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہونگے۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَا لُوا الْجَحِيْمِ ۝ ط

ایک دن نبی کریم ﷺ نے اللہ جل جلالہ کے دیدار کی بات کی اصحابہ کرامؓ نے حیرانگی سے پوچھا کیا ہم اپنے رب جل جلالہ کو دیکھ سکیں گے آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا کیا تم انکار کرتے ہو کہ روزانہ سورج نہیں نکلتا اصحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ ہم انکار نہیں کرتے کہ روزانہ سورج نہیں نکلتا، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم انکار کرتے ہو کہ چودھویں رات کا چاند نہیں نکلتا اصحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ ہم انکار نہیں کرتے کہ چودھویں رات کا چاند نہیں نکلتا تو نبی کریم ﷺ نے اس طرح بیان کیا جیسے تم سورج کے روزانہ نکلنے کا اور چودھویں رات کے چاند کے نکلنے کا انکار نہیں کرسکتے اسی طرح تم اللہ جل جلالہ کے دیدار کا انکار نہیں کرسکو گے۔

(28) مجادلہ (20) بے شک جو لوگ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں شمار ہوں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآ دُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَ ذَلِّيْنَ ۝

قرب الٰہی کے لیئے اللہ جل جلالہ کا ذکر اور اسکے بندوں سے محبت اور اسکی مخلوق سے حسن سلوک چاہیئے اور نبی کریم ﷺ کے قرب کے لیئے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا رہ۔ زبان سے تو کہتا ہے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ جل جلالہ کے، آذان کا آخری کلمہ بھی یہی ہے لیکن تو اسکے آگے جھکنے کے لیئے نماز نہیں پڑھتا اور محمد رسول اللہ (ﷺ) بھی کہتا ہے لیکن ان کی اطاعت نہیں کرتا۔

نبی کریم ﷺ مسجد کے پاس سے گذرے آپ ﷺ نے اسطرح فرمایا جب جنت کے باغ کے پاس گزرو تو جنت کا میوا کھا لیا کرو، عرض کی جنت کا باغ کونسا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا مسجد اور جنت کا میوا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ان چاروں کلموں میں اللہ جل جلالہ کا نام گرامی اللہ جل جلالہ ہے، سبحان اللہ سے بڑھ کر پا کی کا کوئی بیان نہیں ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے بڑھ کر کوئی تعریف نہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے بڑھ کر کوئی افضل ذکر نہیں اللہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بلندی نہیں جو کوئی کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے رہے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ بخش نہیں دیا جاتا کیونکہ یہ جنت کا میوا ہے، جنت میں ہی ملے گا، دوزخ میں نہیں زندگی میں ایک بار نماز تسبیح پڑھ لے کہ تیری بخشش ہو جائے۔

(29) ملک (12) بیشک جو لوگ اپنے رب جل جلالہ سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لیئے (اللہ جل جلالہ کی) مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِا لْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

قیامت کے دن وہ بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب ہوگا جس نے سب سے زیادہ درود پڑھا ہوگا اور جتنا اس سے کم پڑھے گا تو اتنا ہی دور لیکن جو درود پڑھتا ہے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہو جائے گا۔

اور جو عشق و محبت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے تو قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسکے گواہ بھی ہونگے اور سفارشی بھی، صلی اللہ علیہ وسلم سب سے چھوٹا درود اور سلام ہے، اسے کثرت سے پڑھتے ہوئے دیر نہیں لگتی ، سونے سے پہلے 500 بار صلی اللہ علیہ وسلم کہنے والے کے لیئے نبی کریم

کریم صلی اللہ علیہ وسلم 500 بار درود میں اور 500 سلام میں جواب فرماتے ہیں، اللہ جل جلالہ 5000 درود کی وجہ سے اور 5000 سلام کی وجہ سے رحمتیں فرماتا ہے۔ 10000 گناہ مٹتے ہیں، 10000 نیکیاں ملتی ہیں اور 10000 درجے بلند کیئے جاتے ہیں، دراصل درود کے اندر ساری طاقت اسم اللہ جل جلالہ کی وجہ سے ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے اسم اللہ جل جلالہ کی تسبیح بھی ساتھ ساتھ ہو جاتی ہے، وہ کتنا خوش نصیب ہے کہ جب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیئے رحمت مانگتے ہیں اور جب تو سلام کہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیئے سلامتی مانگتے ہیں، تیرے لیئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت اور سلامتی مانگنے سے بڑھ کر اور کونسی نوازش ہے، درود پڑھنے کی وجہ سے رب کریم کا تیرے لیئے رحمت بھیجنے سے بڑھ کر اور کیا کرم ہو سکتا ہے سلام پڑھنے سے رب جل جلالہ بھی سلامتی فرماتے ہیں اور رب کریم جل جلالہ کی سلامتی فرمانے سے بڑھ کر اور کون سی نوازش ہو سکتی ہے۔

(21) السجدہ (10) اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرنے کے بعد) زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا ہم از سرنو پیدا کیئے جائیں گے درحقیقت یہ لوگ اپنے رب جل جلالہ کی ملاقات سے انکار کر رہے ہیں۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۬ؕ بَلْ ھُمْ بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ كٰفِرُوْنَ ۝

رات کے وقت سورت ملک پڑھے بغیر نہ سو، یہ مرنے والے کی قبر میں پہنچ جاتی ہے اور اس کو اپنے پروں کے اندر لپیٹ لیتی ہے، منکر نکیر کو حساب نہیں لینے دیتی ہے کہتی ہے کہ حساب نہ لو یہ میرا پڑھنے والا ہے، منکر نکیر زور کرتے ہیں تو یہ لڑائی جھگڑا کرتی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ جل جلالہ تیرے قرآن کی سورت ملک حساب نہیں لینے دیتی، اللہ جل جلالہ پوچھتے ہیں سورت ملک کیا کہتی ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سورت ملک کہتی ہے کہ اس کا حساب نہ لو یہ مجھے پڑھنے والا ہے، اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں کہ واپس آجاؤ۔

سرگودھا کی ایک مسجد میں اللہ جل جلالہ کے ذکر پر مغرب کی نماز کے بعد تھوڑا سا بیان ہوا تو ایک صاحب بولے درود کثرت سے پڑھا کرو، اس وقت یہ حالت تھی کہ کم ہی پڑھتا تھا میں نے علیحدگی میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ زیارت نبی کریم ﷺ اتنی بار ہوئی ہے کہ گن نہیں سکتا، عرض کی مجھے بھی اسکا راز بتا دیں تو انہوں نے کہا کہ میرے دو ہی ذکر ہیں جو کثرت سے ہیں ایک طرف کلمہ طیب اور دوسری طرف درود پاک ابراہیمی یعنی نماز والا درود۔

اللہ جل جلالہ ہر مسلمان کو دنیا میں اور نزاع میں آپ ﷺ کی زیارت نصیب کرے قبر میں سوال و جواب کی توفیق ملے اور قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت ملے۔ آمین!

آیات قرانی میں جس خوبصورتی سے موت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے حسب ذیل ہے۔

موت

1۔ ﴿پیدائش اور موت﴾

(1) بقرہ (28) کیونکر تم اللہ جل جلالہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کریگا پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔

(16) طٰہٰ (55) اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور ہم تمہیں اسی میں لوٹائیں گے اور (روز محشر) اسی سے ہم تمہیں ایک بار پھر نکالیں گے۔

(21) روم (40) اللہ جل جلالہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں رزق دیا پھر (مقررہ وقت پر) تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کر سکتا ہو اللہ جل جلالہ پاک ہے اور ان سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں بلند ہے۔

(21) لقمٰن (28) نہیں ہے تم سب کو پیدا کرنا اور مارنے کے بعد پھر زندہ کرنا (اللہ جل جلالہ کے نزدیک) مگر ایک نفس کی مانند۔ بیشک اللہ جل جلالہ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

(17) الحج (5) اے لوگو! اگر تمہیں (روز محشر) جی اٹھنے میں کچھ شک ہو تو ذرا اس امر میں غور کرو کہ ہم نے ہی تمہیں مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے بعض کی مکمل تخلیق ہوتی ہے اور بعض کی نامکمل تا کہ ہم تمہارے لئے (اپنی قدرت کا کمال) ظاہر فرما دیں اور جسے ہم چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحموں میں قرار بخشتے ہیں پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں **وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا** پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تا کہ تم اپنے شباب کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے کچھ (پہلے) فوت ہو جاتے ہیں اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے تا کہ وہ ہر چیز کو جاننے کے بعد نہ

جانے اور تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک پڑی ہے پھر جب ہم اس پر (بارش کا) پانی اتارتے ہیں تو وہ تر وتازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر خوشنما جوڑے کو اگاتی ہے۔

(18) مومنون (12) اور بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔

(13) پھر ہم نے اسے پانی کی بوند بنا کر ایک محفوظ مقام میں رکھا۔

(14) پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا پھر ہم نے اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنا دیا پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں پیدا کر دیں پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنا دیا پھر (روح پھونک کر) ہم نے اسے دوسری مخلوق بنا دیا پس بڑا بابرکت ہے اللہ جل جلالہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ؕ

(15) پھر یقیناً تم ان مرحلوں سے گزرنے کے بعد مرنے والے ہو۔

(16) پھر بلاشبہ تمہیں روز قیامت (قبروں سے) اٹھایا جائیگا۔

(21) السجدہ (7) وہ جس نے جس چیز کو بھی بنایا بہت خوب بنایا اور انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے فرمائی

(8) پھر اس کی نسل کو ایک جوہر سے پیدا کیا یعنی حقیر پانی سے۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ۚ

(9) پھر اس کے (قد وقامت) کو درست فرمایا اور اس میں اپنی روح پھونک دی اور تمہارے لیئے کان آنکھیں اور دل بنا دیئے، تم لوگ بہت کم شکر بجالاتے ہو۔ ثُمَّ سَوّٰٮهُ وَنَفَخَ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ وَجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـئِدَةَ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ

(21) السجدہ (10) اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرنے کے بعد) زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا ہم ازسرنو پیدا کیئے جائیں گے درحقیقت یہ لوگ اپنے رب جل جلالہ کی ملاقات سے انکار کر رہے ہیں۔

وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا ضَلَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ بَلۡ هُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ كٰفِرُوۡنَ

(11) فرمایئے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کر دیا گیا ہے تمہاری جان قبض کرے گا پھر تم اپنے رب جل جلالہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(24) مومن (67) اللہ جل جلالہ وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے پھر تمہیں (شکم مادر سے) بچہ بنا کر نکالا پھر (تمہاری پرورش کی) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (تمہیں زندہ رکھا) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور بعض تم میں سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ اور (یہ سارا نظام اس لیئے ہے) کہ تم مقررہ معیاد تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اپنے رب جل جلالہ کی عظمتوں کو) سمجھنے لگ جاؤ۔

(68) وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے، پس جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو صرف اسے اتنا فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ع

(27) واقعہ (57) ہم نے ہی تم کو پیدا کیا ہے پس تم قیامت کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔

(58) بھلا دیکھو تو جو منی تم ٹپکاتے ہو۔ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تُمۡنُوۡنَ ؕ

(59) کیا تم اس کو (انسان بنا کر) پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ

(60) ہم نے ہی تمہارے درمیان موت مقرر کی ہے اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔

(61) کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور لوگ پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے۔

(62) اور تمہیں اپنی پہلی پیدائش کا اچھی طرح علم ہے پس تم (اس میں) کیوں غور و خوض نہیں کرتے۔

(30) عبس (17) غارت ہو (منکر) انسان! کتنا احسان فراموش ہے۔

(18) کس چیز سے اللہ جل جلالہ نے اسے پیدا کیا۔

(19) ایک بوند سے اسے پیدا کیا پھر اس کی ہر چیز اندازہ سے بنائی۔

(20) پھر (زندگی کی) راہ اس پر آسان کر دی۔

(21) پھر اسے موت دی اور اسے قبر میں پہنچا دیا۔

(22) پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کردے گا۔

(23) یقیناً وہ بجانہ لایا جو اللہ جل جلالہ نے اسے حکم دیا تھا۔

2۔ آزمائش

(9) انفال (28) اور خوب جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (سب) آزمائش ہے اور بیشک اللہ جل جلالہٗ اسی کے پاس اجر عظیم ہے۔

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝ ع

(11) توبہ (126) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ وہ نصیحت قبول کرتے ہیں۔ (یہ کافروں کیلئے بیان کیا گیا ہے)

(12) ھود (7) اور وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا اور (اس سے پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا (زمین اور آسمان پیدا کئے) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون اچھا ہے اور اگر آپ (انہیں) کہیں کہ تم یقیناً موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ضرور کہیں گے کہ یہ نہیں ہے مگر جادو کھلا ہوا۔

(17) اگر ہمیں یہی منظور ہوتا کہ ہم (اس کائنات کو) کھیل تماشہ بنائیں تو ہم اسے خود بخود بنا لیتے
(ہمیں کون روک سکتا تھا) مگر ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔

(18) بلکہ ہم تو حق سے باطل پر چوٹ لگاتے ہیں پس وہ اسے کچل دیتا ہے اور وہ یکایک ناپید ہو جاتا ہے اور (اے باطل پرستو) تمہارے لیئے ان (نازیبا) باتوں کے باعث ہلاکت ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

(17) انبیاء (34) اور ہم نے جو آپ ﷺ سے پہلے گذرا کسی انسان کے لیئے (اس دنیا میں) ہمیشہ رہنا مقدر نہیں کیا تو اگر آپ ﷺ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ لوگ (یہاں) ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(35) ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برے اور اچھے حالات سے دوچار کر کے خوب آزماتے ہیں اور (آخرکار) تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹ آنا ہے

۔کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ ؕ وَ نَبۡلُوۡکُمۡ بِالشَّرِّ وَ الۡخَیۡرِ فِتۡنَۃً ؕ وَ اِلَیۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ۝

(28) تغابن (14) اے ایمان والو! تمہاری کچھ بیبیاں اور تمہارے کچھ بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفو و درگذر سے کام لو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ جل جلالہ غفور رحیم ہے۔

(15) بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہیں اور اللہ جل جلالہ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم ہے

(16) پس اللہ جل جلالہ سے ڈرتے رہو جتنی تمہاری استطاعت ہے اور (اللہ جل جلالہ کا فرمان) سنو اور اسے مانو اور (اسکی راہ میں) خرچ کرو یہ تمہارے لیئے بہتر ہے اور جنہیں ان کے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(17) اگر تم اللہ جل جلالہ کو قرض حسن دو تو وہ اسے تمہارے لیئے کئی گناہ کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ جل جلالہ بڑا قدر دان (اور) بہت حلم والا ہے۔

3۔ دنیوی زندگی کی زیب وزینت

(16) طٰہٰ (131) اور آپ ﷺ ان چیزوں کی طرف مشتاق نگاہوں سے نہ دیکھیئے جن سے ہم نے کافروں کے چند گروہوں کو لطف اندوز کیا ہے یہ دنیوی زندگی کی محض زیب وزینت ہیں اور (انہیں اس لیئے دی ہیں) تاکہ ہم انہیں ان سے آزمائیں اور آپ ﷺ کے رب جل جلالہ کی عطا بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

(132) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیئے اور خود بھی اس پر پابند رہیئے ہم آپ سے روزی کا سوال نہیں کرتے (بلکہ) ہم ہی آپ کو روزی دیتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاری کا ہی ہوتا ہے۔

(20) قصص (60) اور جو چیز تمہیں دی گئی ہے تو یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اسکی زیب وزینت ہے اور جو کچھ اللہ جل جلالہ کے پاس ہے وہ بہتر اور دیرپا ہے کیا تم اس حقیقت کو سمجھتے نہیں۔ وَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتُہَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝

(21) احزاب (16) فرمادیجئے (اے بھگوڑو!) تمہیں بھاگنا نفع نہیں دے گا اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگنا چاہتے ہو اور (اگر بھاگ کر تم نے جان بھی بچالی) تو تم لطف اندوز نہ ہوسکو گے مگر تھوڑی مدت۔

(30) الاعلیٰ (9) پس آپ ﷺ نصیحت کرتے رہیئے اگر نصیحت فائدہ مند ہو۔

(10) جس کے دل میں (خدا کا) خوف ہوگا سمجھ جائے گا۔

(11) اور اس سے بدبخت دور رہے گا۔

(12) جو (بالآخر) بڑی آگ میں داخل ہوگا۔

(13) پھر وہ نہ وہاں مرے گا اور نہ جیئے گا۔

(14) بیشک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰیo لا

(15) وہ اپنے رب جل جلالہ کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

وَذَکَرَاسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰیo ط

(16) البتہ تم لوگ دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَاo

(17) حالانکہ آخرت کہیں اس سے بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔

وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰیo

(18) مومنون (37) نہیں ہے کوئی اور زندگی سوائے ہماری اس دنیوی زندگی کے یہی ہمارا مرنا ہے اور یہی ہمارا جینا اور ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

4۔ ﴿ہوس رکھنے والے / آرزو کرنے والے﴾

(1) بقرہ (94) آپ ﷺ فرمائیے اگر اللہ جل جلالہ کے ہاں دار آخرت (کی راحتیں) تمام لوگوں کو چھوڑ کر تمہارے لیئے مخصوص ہیں تو بھلا تُو موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچ کہتے ہو۔

(95) اور وہ ہرگز کبھی بھی اپنی کارستانیوں کے خوف سے اس کی تمنا نہ کریں گے۔ اور اللہ جل جلالہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

(96) اور آپ ﷺ یقیناً انہیں سب لوگوں سے زیادہ ہوس رکھنے والے زندگی کی پائیں گے حتیٰ کہ مشرکوں سے بھی (زیادہ جینے پر حریص ہیں) ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ ہزار سال زندہ رہنے دیا جائے اور اس کو (اتنی مدت) جیتے رہنا عذاب سے نہیں بچا سکتا اور اللہ جل جلالہ ہر وقت دیکھ رہا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

(21) احزاب (19) تمہارے معاملہ میں پرلے درجے کے کنجوس پھر جب خوف (وحشت) چھا جائے تو آپ انہیں ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ آپکی طرف یوں دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی مانند چکرا رہی ہوتی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو پھر جب خوف دور ہو جائے تو تمہیں اپنی تیز زبانوں سے سخت اذیت پہنچاتے ہیں مال غنیمت کے حصول میں بڑے حریص ہیں (درحقیقت) یہ لوگ ایمان ہی نہیں لے آئے، پس اللہ جل جلالہ نے انکے اعمال ضائع کردیئے ہیں اور ایسا کرنا اللہ جل جلالہ کے لیئے بالکل آسان ہے۔

(28) حشر (9) اور جس کو اپنے نفس حرص سے، بچا لیا گیا تو وہی بامراد ہیں۔ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَo ج

(28) جمعہ (6) آپ ﷺ فرمائیے اے یہودیو! اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ صرف تم ہی اللہ جل جلالہ کے دوست ہو اور لوگ (دوست) نہیں ہیں تو ذرا مرنے کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو۔

(7) اور (اے حبیب ﷺ) وہ اسکی کبھی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں اللہ جل جلالہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

(8) آپ ﷺ (انہیں) فرمائیے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں ضرور ملکر رہے گی پھر تمہیں اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا جو ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے پس وہ تمہیں ان (اعمال) سے آگاہ کریگا جو تم کیا کرتے تھے۔

(30) تکاثر (1) تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے غافل رکھا۔

(2) یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔

(3) ہاں ہاں! تم جلد جان لوگے۔

(4) پھر ہاں ہاں! تمہیں (اپنی کوششوں کا انجام) جلد معلوم ہو جائے گا۔

(5) ہاں ہاں! اگر تم (اس انجام کو) یقینی طور پر جانتے (تو ہرگز ایسا نہ کرتے)۔

(6) تم دوزخ کو دیکھ رہے ہوگے۔

(7) پھر آخرت میں تم دوزخ کو یقین کی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔

(8) پھر ضرور تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(30) ھمزاۃ (1) ہر اس شخص کے لیئے ہلاکت ہے جو (روبرو) طعنے دیتا ہے، (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے۔

(2) جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔

(3) وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لافانی بنا دیا ہے۔

(4) ہرگز نہیں وہ یقیناً حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔

5۔ موت کا وقت مقرر اور اٹل ہے

(4) عمران (145) اور ممکن نہیں کہ کوئی شخص اللہ جل جلالہ کی اجازت کے بغیر مرے (موت کا) وقت مقرر لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا فائدہ چاہتا ہے اس کو ہم اس سے دے دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا فائدہ چاہتا ہے اس میں سے ہم اسے دیتے ہیں اور ہم جلدی (اپنے) شکر گذار بندوں کو اجر دیں گے۔

(168) جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو نہ مارے جاتے حالانکہ وہ خود (گھر) بیٹھے تھے آپ ﷺ فرمائیے اپنے آپ سے ذرا موت کو دور کر دکھاؤ اگر تم سچے ہو۔

(185) ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تمہیں تمہاری پوری مزدوری قیامت کے دن مل کر رہے گی، پس جو شخص آتش (دوزخ) سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور یہ دنیوی زندگی نہیں مگر دھوکہ میں ڈالنے والا ساز و سامان۔

(5) نساء (78) جہاں کہیں تم ہوگے تمہیں موت آلے گی اگر چہ تم مضبوط قلعوں میں (پناہ گزین) ہو اور اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ (ﷺ) کی طرف سے ہے (اے میرے رسول) آپ فرمائیے سب اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے تو اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں جاتے۔

(79) جو آپ ﷺ کو بھلائی پہنچے سو وہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے ہے اور جو تکلیف آپ کو پہنچے سو وہ آپ ﷺ کی طرف سے ہے اور ہم نے آپ ﷺ کو سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ جل جلالہ (آپکی رسالت کا) گواہ کافی ہے۔

مَآ اَصَا بَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَا بَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْ لًا ؕ وَ كَفٰى بِا للّٰهِ شَهِيْدً ا ٥

(8) اعراف (34) اور ہر امت کیلیئے ایک وقت مقرر ہے سو جب ان کا مقرر وقت آجائے تو وہ ایک لحہ نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

(17) انبیاء (34) اور ہم نے جو آپ ﷺ سے پہلے گزرا کسی انسان کیلیئے (اس دنیا میں) ہمیشہ رہنا مقدر نہیں کیا تو اگر آپ ﷺ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ لوگ (یہاں) ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(35) ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برے اور اچھے حالات سے دوچار کر کے خوب آزماتے ہیں اور (آخرکار) تم سب کو ہماری طرف ہی لوٹ آنا ہے

۔كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْ كُمْ بِا الشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِ لَيْنَا تُرْ جَعُوْنَ ٥

(21) عنکبوت (56) اے میرے بندو! جو ایمان لے آئے ہو، میری زمین بڑی کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کیا کرو۔

(57) ہر ایک موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہماری طرف ہی لوٹائے جاؤ گے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْ جَعُوْنَ ٥

(23) زمر (30) بیشک آپ (ﷺ) نے بھی (دنیا سے) انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

(24) زمر (42) اللہ جل جلالہ موت کے وقت جانوں کو قبض کرتا ہے اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (انکی روحیں) حالت نیند میں پھر ان روحوں کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو مقررہ معیاد تک واپس بھیج دیتا ہے بیشک اس میں (اسکی قدرت کی) ان کے لیئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

(28) منافقون (9) اے ایمان والو! تمہیں تمہارے اموال اور نہ تمہاری اولاد اللہ جل جلالہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جنہوں نے ایسا کیا تو وہی لوگ گھاٹے میں ہوں گے۔

(10) اور اس رزق سے جو ہم نے تم کو دیا خرچ کرلو اس سے پیشتر کہ تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو وہ (اس وقت) یہ کہنے لگے کہ اے میرے رب جل جلالہ تو نے مجھے تھوڑی مدت کیلیئے کیوں مہلت نہ دی تاکہ میں صدقہ (وخیرات) کرلیتا اور نیکوں میں شامل ہو جاتا۔

(11) اور اللہ جل جلالہ کسی شخص کو مہلت نہیں دیا کرتا جب اس کی موت کا وقت آجائے اور اللہ جل جلالہ خوب جانتا ہے جو تم کیا کرتے ہو۔

(24) مومن (28) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ بیشک اللہ جل جلالہ اسے ہدائیت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا جھوٹ بولنے والا ہے۔

6۔ زندہ کرنا اور مارنا

(11) توبہ (116) بلاشبہ اللہ جل جلالہ کے لیئے ہی آسمانوں اور زمین کی (ساری) بادشاہی ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور تمہارے لیئے اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی حامی نہیں ہے اور نہ کوئی مددگار۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

(11) یونس (104) فرمایئے اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں کچھ شک ہو تو (سن لو) میں ان (بتوں) کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ جل جلالہ کے سوا پوجا کیا کرتے ہو لیکن میں تو اللہ جل جلالہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں مارتا ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اہل ایمان سے ہو جاؤں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(14) حجر (23) اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی (ان سب کے) وارث ہیں

(17) حج (66) اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی دی پھر تمہیں مارے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا، بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔

(24) حم السجدہ (39) اور اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو (کسی وقت) دیکھتا ہے کہ وہ خشک بنجر ہے، پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو جھومنے لگتی ہے اور کھل اٹھتی ہے، بیشک وہ (قادر مطلق) جس نے زمین کو زندہ کردیا ہے وہی مردوں کو زندہ کرنیوالا ہے، بلاشبہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(25) شوریٰ (9) کیا انہوں نے اسے چھوڑ کر دوسرے کارساز بنا لیئے ہیں پس اللہ جل جلالہ ہی حقیقی کارساز ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(27) نجم (43) اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔

(44) اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔

(45) اور یہ کہ اسی نے دونوں قسمیں نر اور مادہ پیدا فرمائیں۔ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝

(46) (وہ بھی) ایک بوند سے جب ٹپکتی ہے۔ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝

(47) اور یہ کہ اسی (اللہ جل جلالہ) کے لیئے دوسری بار پیدا فرمانا ذمہ ہے۔

(48) اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور مفلس بناتا ہے۔ (وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝)

7۔ ﴿ مٹی ہو جانا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا ﴾

(13) رعد (5) اے سننے والے ! اگر تو (انکے تعصب پر) حیران ہوتا ہے تو انکا یہ قول بھی حیرت انگیز ہے کہ کیا جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے (دوبارہ) پیدا کیا جائے گا یہی (منکرین قیامت) وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا اور انہیں (بدنصیبوں) کی گردنوں میں طوق ہونگے اور یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس (آگ) میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

(14) نحل (38) اور بڑی شد و مد سے اللہ جل جلالہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ (دوبارہ) زندہ نہیں کرے گا جو (ایک بار) مر جاتا ہے۔ہاں ضرور زندہ کریگا یہ اسکا وعدہ ہے، اس پر اسکا پورا کرنا لازم ہے لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔

(15) بنی اسرائیل (49) اور انہوں نے (ازراہ انکار) کہا کہ جب ہم (مر کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں از سر نو پیدا کر کے اٹھایا جائیگا۔

(50) فرمایئے (یقیناً ایسا ہی ہوگا) خواہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا بن جاؤ۔

(51) یا کوئی ایسی مخلوق بن جاؤ جس کا تمہارے خیال میں از سر نو پیدا کرنا بہت مشکل ہے، وہ کہیں گے ہمیں دوبارہ کون (زندہ کر کے) لوٹائے گا؟ فرمایئے وہی جس نے تمھیں پہلی مرتبہ پیدا فرمایا پس وہ حیرت سے آپکی طرف (دیکھ کر) سروں کو جنبش دیں گے اور پوچھیں گے ایسا کب ہوگا؟ آپ بتایئے شائد اس کا وقت قریب ہی ہو۔

(16) مریم (15) اور سلامتی ہو ان پر جس روز وہ پیدا ہوئے (یحییٰ علیہ سلام کے بارے میں) اور جس روز وہ انتقال کریں گے اور جس روز انہیں زندہ کر کے اٹھایا جائے گا

(33) اور مجھ پر سلامتی ہو جس روز میں پیدا ہوا (عیسیٰ علیہ سلام کے بارے میں) اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

(66) اور انسان (ازراہ انکار) کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو مجھے پھر زندہ کر کے نکالا جائے گا؟

(67) کیا انسان کو یاد نہ رہا کہ ہم نے ہی اسے اس سے پہلے پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔

(68) سو (اے محبوب) تیرے رب جل جلالہ کی قسم ہم انہیں بھی اور شیطانوں کو بھی جمع کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے ارد گرد حاضر کریں گے کہ وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔

(18) مومنون (34) اور اگر تم اپنے جیسے بشر کی پیروی کرنے لگے تو تم تب نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے۔

(35) کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تمہیں (پھر قبروں سے) نکالا جائیگا۔

(36) یہ بات عقل سے بعید ہے، بالکل بعید جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

(37) نہیں ہے کوئی اور زندگی سوائے ہماری اس دنیوی زندگی کے یہی ہمارا مرنا ہے اور یہی ہمارا جینا ہے اور ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

(38) وہ نہیں مگر ایسا شخص جس نے اللہ جل جلالہ پر جھوٹا بہتان لگایا ہے اور ہم اس پر قطعاً ایمان نہیں لائیں گے۔

(80) اور وہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے اختیار میں گردش لیل و نہار ہے کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے؟

(81) بلکہ انہوں نے بھی وہی بات کہی جو پہلے (کفار) کہا کرتے تھے۔

(82) انہوں نے کہا کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک بن جائیں گے اور ہڈیاں تو کیا ہمیں پھر اٹھایا جائیگا؟

(83) بلاشبہ یہ وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا کے ساتھ بھی آج سے پہلے کیا گیا (لیکن آج تک پورا نہیں ہوا) نہیں ہیں یہ باتیں مگر پہلے لوگوں کے من گھڑت افسانے

(84) آپ ﷺ پوچھیئے یہ زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے کس کی ملکیت ہے (بتاؤ) اگر تم جانتے ہو

(85) وہ کہیں گے (یہ سب) اللہ جل جلالہ کی ملکیت ہے آپ ﷺ فرمایئے پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

(86) پوچھیئے سات آسمانوں کا کون مالک ہے اور عرش عظیم کا (کون ہے) مالک؟

(87) وہ کہیں گے (یہ سب) اللہ جل جلالہ کی ملکیت ہے، آپ ﷺ فرمایئے تم اس سے کیوں نہیں ڈرتے۔

(88) آپ ﷺ پوچھیئے وہ کون ہے جس کے دست قدرت میں ہر چیز کی کامل ملکیت ہے اور وہ (جسے چاہے) پناہ دیتا ہے اور اس کی مرضی کے خلاف پناہ نہیں دی جاسکتی (بتاؤ) اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

(89) وہ کہیں گے یہ اللہ جل جلالہ ہی کی شان ہے فرمایئے پھر تم کیسے دھوکہ میں مبتلا ہو جاتے ہو۔

(90) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں حق پہنچا دیا اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

(22) سباء (7) اور منکرین (قیامت) کہتے ہیں (اے یارو!) کیا ہم تمہیں اس شخص کا پتہ بتائیں جو تمہیں خبردار کرتا ہے کہ جب تم (مرنے کے بعد) ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے تو تم از سرِ نو پیدا کیئے جاؤ گے؟

(8) یا تو اس نے (یہ کہہ کر) اللہ جل جلالہ پر جھوٹا بہتان لگایا ہے یا یہ دیوانہ ہے (میرا حبیب نہ مفتری ہے نہ دیوانہ) بلکہ وہ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ (کل) عذاب میں اور (آج) دور کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

(9) کیا نا ہیں نظر نہیں آتا کہ انہیں آگے اور پیچھے سے آسمان اور زمین نے گھیر رکھا ہے، اگر چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان سے چند ٹکڑے گرا دیں در حقیقت اس میں ہر بندے کیلئے کھلی نشانی ہے جو خدا کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

(23) یٰسین (78) اور ہمارے لیئے (عجیب وغریب) مثالیں بیان کرنے لگا ہے اور اس نے اپنی پیدائش کو فراموش کر دیا (گستاخ) کہتا ہے! جی! کون ہڈیوں کو زندہ کر سکتا ہے جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں۔

(79) آپ فرمایئے (اے گستاخ سن!) انہیں وہی زندہ فرمائیگا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے۔

(23) صفت (16) کیا جب ہم مر جائیں گے اور (مر کر) مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے (تو) کیا ہم زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔

(17) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔

(18) آپ فرمایئے! ہاں (ضرور) اس حال میں کہ تم ذلیل وخوار ہو گے۔

8۔﴿موت کے بعد اللہ جل جلالہ کی طرف واپسی﴾

(4) عمران (157) اور واقعی اگر تم راہ خدا میں قتل کیئے جاؤ یا تم مر جاؤ تو اللہ جل جلالہ کی بخشش اور رحمت اس سے بہت بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

(158) اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے تو اللہ جل جلالہ کے حضور جمع کیئے جاؤ گے۔

(7) انعام (60) اور وہ وہی ہے جو تمہیں رات کو قبضہ میں لے لیتا ہے اور جانتا ہے جو تم نے دن کو کمایا پھر تمہیں (نیند سے) دن میں اٹھاتا ہے تا کہ (تمہاری عمر کی) معیاد مقرر پوری کر دی جائے پھر تمہیں اسی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتائیگا جو تم کیا کرتے تھے۔

(61) اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کسی پر موت آجائے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔

(62) پھر اللہ جل جلالہ کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مالک ہے سنتے ہو اسی کا حکم ہے اور وہ سب سے تیز حساب کرنے والا ہے۔

(28) جمعہ (8) آپ ﷺ (انہیں) فرمایئے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں ضرور ملکر رہے گی پھر تمہیں اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا جو ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے پس وہ تمہیں ان (اعمال) سے آگاہ کریگا جو تم کیا کرتے تھے۔

9۔﴿اللہ جل جلالہ کی راہ میں مرنے والے زندہ ہیں﴾

(4) عمران (169) اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ وہ جو اللہ جل جلالہ کی راہ میں قتل کیئے گئے ہیں وہ مردہ ہیں بلکہ وہ اپنے رب جل جلالہ کے پاس زندہ ہیں (اور) رزق دیئے جاتے ہیں۔

(170) ان (نعمتوں) سے شاد ہیں جو انہیں اللہ جل جلالہ نے اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائیں اور ان لوگوں کے بسبب خوش ہو رہے ہیں جو ابھی تک ان سے انکے پیچھے رہ جانے والوں سے نہیں آملے، کہ ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(2) بقرہ (154) اور انہیں نہ کہا کرو کہ وہ مردہ ہیں جو اللہ جل جلالہ کی راہ میں قتل کیئے جاتے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے۔

(5) نساء (74) پس چاہیئے کہ اللہ جل جلالہ کی راہ میں وہ لوگ لڑا کریں جنہوں نے دنیا کی زندگی آخرت کے عوض بیچ دی ہے اور جو شخص اللہ جل جلالہ کی راہ میں لڑے پھر (خواہ) مارا جائے یا غالب آئے (دونوں حالتوں میں) ہم اسے اجر عظیم دینگے۔

(17) حج (58) اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ (جہاد میں) قتل کر دیئے گئے یا طبعی طور پر فوت ہوئے تو انہیں اللہ جل جلالہ بہترین رزق ضرور عطا فرمائیگا اور بیشک اللہ جل جلالہ ہی ہے جو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(30) فجر (27) اے نفس مطمئن۔ يَاۤ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝

(28) اپنے رب جل جلالہ کی طرف واپس چلو اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی۔

ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝

(29) پس شامل ہو جاؤ میرے بندوں میں۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝

(30) اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

10۔ روح

(15) بنی اسرائیل (85) یہ آپ ﷺ سے روح کی حقیقت کے متعلق دریافت کرتے ہیں (انہیں) بتایئے روح میرے رب جل جلالہ کے حکم سے ہے۔ اور تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا علم۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

11۔ موت کی کیفیت / سختی

(1) بقرہ (18) یہ بہرے ہیں گونگے ہیں، اندھے ہیں سو وہ نہیں پھریں گے (ایمان کی طرف)

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

(19) یا پھر جیسے بادل سے زور کا مینہ برس رہا ہو۔ جس میں اندھیرے ہوں اور گرج اور چمک ہو، کڑک کے باعث موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونستے ہیں اور اللہ جل جلالہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

(7) انعام (93) اور اس سے کون زیادہ ظالم ہے جو اللہ جل جلالہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ اسکی طرف کچھ بھی وحی نہیں کی گئی (اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے) جو کہے کہ میں (بھی) ایسا ہی (کلام) نازل کروں گا جیسے اللہ جل جلالہ نے نازل کیا ہے، کاش تم دیکھو جب ظالم موت کی سختیوں میں (گرفتار) ہوں (ان کی طرف) فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں (اور انہیں کہیں کہ) اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں اس وجہ سے ذلت کا عذاب دیا جائیگا کہ تم اللہ جل جلالہ پر ناحق بہتان لگاتے تھے اور تم اس کی آیتوں (کے ماننے) سے تکبر کیا کرتے تھے۔

(26) محمد (27) پس ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحوں کو قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پشتوں پر چوٹیں لگائیں گے۔

(28) یہ درگت اس لیئے بنے گی کہ انہوں نے اس کی پیروی کی جو اللہ جل جلالہ کی ناراضگی کا باعث تھا اور اس کی خوشنودی کو ناپسند کیا پس اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

(29) کیا وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ ان کے دلی کھوٹوں کو ظاہر نہیں کرے گا جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے۔

(30) اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو یہ لوگ دکھا دیں سو آپ ﷺ ان کو ان کے چہرہ سے پہچان تو چکے ہیں اور آپ ضرور انہیں ان کے انداز گفتگو سے پہچان لیا کریں گے اور اللہ جل جلالہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

(26) محمد (33) اے ایمان والو! اللہ جل جلالہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝

(34) بیشک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکتے رہے پھر وہ کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ جل جلالہ انہیں ہر گز نہیں بخشے گا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝

(26) ق (17) جب (اس کے اعمال کو) دو لینے والے لے لیتے ہیں (ان میں سے) ایک دائیں جانب اور (دوسرا) بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے۔

(18) وہ اپنی زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اسکے پاس ایک نگہبان (لکھنے کے لیئے) تیار رہتا ہے۔

(19) اور موت کی بیہوشی سچ مچ آ پہنچی (اے نادان) یہ وہ ہے جس سے تو دور بھاگا کرتا تھا۔

12۔ ﴿قبر﴾

(7) انعام (98) اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر (تمہارے لیئے) ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک امانت رکھے جانے کی، بے شک ہم نے تفصیل سے ان لوگوں کے لیئے دلیلیں بیان کر دی ہیں (جو حقیقت کو) سمجھتے ہیں۔

(8) اعراف (24) اللہ جل جلالہ نے فرمایا نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لیئے زمین میں ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک نفع اٹھانا ہے۔

(25) فرمایا اسی زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے تم اٹھائے جاؤ گے۔

(21) روم (19) زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اسکے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یونہی (قبروں سے) تمہیں نکالا جائیگا۔

(30) عٰدیت (6) بیشک انسان اپنے رب جل جلالہ کا بڑا ناشکر گذار ہے۔

(7) اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔

(8) اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔

(9) کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب جو کچھ قبروں میں ہے نکال لیا جائے گا۔

(10) اور جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے ظاہر کر دیا جائے گا۔

(11) یقیناً ان کا رب جل جلالہ ان سے اس روز خوب باخبر ہو گا۔

13۔ ﴿دوبارہ زندگی کی مثالیں﴾

(1) بقرہ (55) اور یاد کرو جب تم نے کہا اے موسیٰ علیہ سلام! ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ جل جلالہ کو ظاہر نہ دیکھ لیں پس تم کو بجلی کی کڑک نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

(56) پھر ہم نے تمہیں تمہارے مرجانے کے بعد جلا اٹھایا کہیں تم شکر گذار بنو۔

(243) کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے تھے اور وہ ہزاروں تھے تو انہیں اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ لوگوں پر بڑا مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

(3) بقرہ (259) یا (کیا نہ دیکھا) اس شخص کو جو ایک بستی پر گزرا در آں حال کہ وہ اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی۔ کہنے لگا اللہ جل جلالہ اس کے ہلاک ہونے کے بعد اسے کیوں کر زندہ کریگا سو اسے اللہ جل جلالہ نے سو سال تک مردہ رکھا پھر اسے زندہ کیا، فرمایا تو یہاں کتنی مدت ٹھہرا رہا اس نے عرض کی کہ میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرا ہوں گا، اللہ جل جلالہ نے فرمایا نہیں بلکہ تو سو سال ٹھہرا رہا ہے اب اپنے کھانے اور اپنے پینے (کے سامان) کی طرف دیکھ، یہ باسی نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ اور یہ سب اس لیئے کہ ہم تجھے لوگوں کے لیئے نشان بنائیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کہ ہم انہیں کیسے جوڑتے ہیں پھر (کیسے) ہم انہیں گوشت پہناتے ہیں پھر جب اس کے لیئے حقیقت روشن ہو گئی (تو) اُس نے کہا میں جان گیا ہوں کہ بیشک اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(260) اور یاد کرو جب ابراھیم علیہ سلام نے عرض کی اے میرے پروردگار! مجھے دکھا کہ تو کیسے مردوں کو زندہ فرماتا ہے فرمایا کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے عرض کی ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لیئے ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے فرمایا تو چار پرندے پکڑ لے پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے پھر انہیں بلا تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور جان لے یقیناً اللہ جل جلالہ سب پر غالب بڑا دانا ہے۔

(15) کہف (10) جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر انہوں نے دعا مانگی اے ہمارے رب جل جلالہ ہمیں اپنی جناب سے رحمت مرحمت فرما اور ہمارے لیئے اس کام میں ہدائیت فرما۔ اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

(11) پس ہم نے ان کے کان اس غار میں (سننے سے) کئی سال تک بند کر دیئے جو گنے ہوئے تھے۔

(12) پھر ہم نے انہیں بیدار کر دیا تا کہ ہم دیکھیں کہ ان دو گروہوں میں سے اس مدت کا صحیح شمار کون کر سکتا ہے جو وہ (غار میں) ٹھہرے تھے۔

(18) اور (اگر تو دیکھے تو) تو انہیں بیدار خیال کرے گا حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم ان کی کروٹ (کبھی) دائیں جانب (کبھی) بائیں جانب بدلتے رہتے ہیں۔ اور انکا کتا دہلیز پر اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے منہ پھیر کر بھاگ کھڑا ہو اور تو انکے (منظر) کو دیکھ کر ہیبت سے بھر جائے۔

(19) اور اسی طرح ہم نے اُنہیں بیدار کر دیا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں ایک کہنے والا ان سے کہنے لگا کہ تم یہاں کتنی مدت ٹھہرے ہو بعض نے کہا ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہوں گے دوسروں نے کہا تمہارا رب جل جلالہ بہتر جانتا ہے جتنی مدت تم ٹھہرے ہو پس اپنے ساتھیوں سے کسی کو شہر کی طرف اپنے ایک سکہ کے ساتھ بھیجو پس وہ دیکھے کس کے ہاں عمدہ پاکیزہ کھانا ملتا ہے پس وہ تمہارے پاس وہاں سے کھانا لے آئے اسے چاہیئے کہ وہ خوش خلقی سے کام لے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔

(20) وہ لوگ اگر تم پر آگاہ ہو گئے تو وہ تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے یا تمہیں (جبراً) اپنے (جھوٹے) مذہب میں لوٹا دیں گے اور (اگر تم نے ایسا کیا) تو تم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکو گے۔

(21) اور بستی والوں کو ہم نے اچانک ان (اصحاب کہف) پر آگاہ کر دیا تا کہ وہ جان لیں کہ بلاشبہ اللہ جل جلالہ کا وعدہ سچا ہے اور بلاشبہ قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں.................

14۔ ﴿قیامت اور حساب کتاب﴾

(17) حج (6) یہ کہ اللہ جل جلالہ ہی برحق ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بلاشبہ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(7) اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں ذرہ شک نہیں اور اللہ جل جلالہ ان (مردوں) کو جو قبروں میں ہیں زندہ کر کے اٹھائے گا۔

(23) یٰسین (65) آج ہم کفار کے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور ہم سے انکے ہاتھ بات کریں گے اور انکے پاؤں ان (بدکاریوں) پر گواہی دیں گے جو وہ کمایا کرتے تھے۔

(66) اور اگر ہم چاہتے تو ہم ان کی آنکھوں کا نشان تک محو کر دیتے پھر وہ راستہ کی طرف دوڑ کر آتے بھی تو ان (اندھوں) کو راستہ کیسے نظر آتا۔

(67) اور اگر ہم چاہتے تو ہم انہیں ان جگہوں پر مسخ کر کے رکھ دیتے پھر وہ آگے نہ جا سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے۔

(68) اور جس کو ہم طویل عمر دیتے ہیں تو اسکی طبعی قوتوں کو کمزور کر دیتے ہیں پھر کیا یہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ط اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ

(26) محمد (33) اے ایمان والو! اللہ جل جلالہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ o

(34) بیشک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی راہ حق سے روکتے رہے پھر وہ کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ جل جلالہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ o

(29) حاقہ (18) وہ دن جب تم پیش کیئے جاؤ گے تمہارا کوئی راز پوشیدہ نہ رہے گا۔

(19) پس جس کو اسکا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا تو (فرط مسرت سے) کہے گا لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔

(20) مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا۔

(21) پس یہ (خوش نصیب) پسندیدہ زندگی بسر کرے گا۔

(22) عالی شان جنت میں۔

(23) جس کے خوشے جھکے ہوں گے۔

(24) (اذن ملے گا) کھاؤ اور پیو مزے اڑاؤ یہ ان اعمال کا اجر ہے جو تم نے گذشتہ دنوں میں آگے بھیج دیئے۔

(25) اور جس کو اسکا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔

(26) اور میں نہ جانتا میرا حساب کیا ہے۔

(27) اے کاش! موت نے ہی (میرا) قصہ پاک کر دیا ہوتا۔

(28) آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔

(29) میری بادشاہی بھی فنا ہو گئی۔

(30) (فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔

(31) پھر اسے دوزخ میں جھونک دو۔

(32) پھر ستر گز لمبے زنجیر میں اس کو جھکڑ دو۔

(33) بیشک یہ (بدبخت) اللہ جل جلالہ پر جو بزرگ (و برتر) ہے ایمان نہیں لایا تھا۔

(34) اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔

(35) پس آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں۔

(36) اور نہ کوئی طعام بجز پیپ کے۔

(37) جسے کوئی نہیں کھاتا بجز خطا کاروں کے۔

(29) معارج (8) اس روز آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہوگا۔

(9) اور پہاڑ رنگ برنگی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

(10) اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کا حال نہ پوچھے گا۔

(11) ایک دوسرے کو دکھائی دینگے ہر مجرم تمنا کرے گا کہ کاش! آج کے عذاب سے بچنے کے لیئے اپنے بیٹوں کو۔

(12) اپنی بیوی کو اپنے بھائی کو۔

(13) اپنے خاندان کو جو (ہر مشکل میں) اسے پناہ دیتا تھا، بطور فدیہ دے سکتا۔

(14) اور (بس چلے تو) جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو پھر یہ (فدیہ) اس کو بچالے۔

(15) (لیکن) ایسا ہرگز نہ ہوگا بیشک آگ بھڑک رہی ہوگی۔

(16) گوشت پوست کو نوچ لے گی۔

(17) وہ بلائے گی جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا تھا۔

(18) اور مال جمع کرتا رہا پھر اسے سنبھال سنبھال کر رکھتا رہا۔

(19) بیشک انسان بہت لالچی پیدا ہوا ہے۔

(20) جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو سخت گھبرا جانے والا۔

(21) اور جب دولت ملے تو حد درجہ بخیل۔

(22) بجز ان نمازیوں کے۔

(23) جو اپنی نماز پر پابندی کرتے ہیں۔

(24) اور وہ جن کے مالوں میں مقررہ حق ہے۔

(25) سائل کے لیئے اور محروم کے لیئے۔

(26) اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں۔

(27) اور جو اپنے رب جل جلالہ کے عذاب سے ہمیشہ ڈرنے والے ہیں۔

(30) نباء (38) جس روز روح اور فرشتے پرے باندھ کر کھڑے ہوں گے کوئی نہ بول سکے گا بجز اس کے جس کو رحمن جل جلالہ اذن دے اور وہ ٹھیک بات کرے۔

(39) یہ دن برحق ہے سو جس کا جی چاہے اپنے رب جل جلالہ کے جوار رحمت میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

(40) بیشک ہم نے تمہیں جلد آنیوالے عذاب سے ڈرادیا ہے اس دن ہر شخص (ان عملوں کو) جو اس نے آگے بھیجے تھے دیکھ لے گا اور کافر (بصد حسرت) کہے گا کاش! میں خاک ہوتا۔

(30) نزعٰت (34) پھر جب سب سے بڑی آفت آئیگی۔

(35) اس دن انسان یاد کرے گا جو دوڑ دھوپ اس نے کی تھی۔

(36) اور ہر دیکھنے والے کے لیئے جہنم ظاہر کردی جائے گی۔

(37) پس جس نے سرکشی کی ہوگی۔

(38) اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی۔

(39) تو دوزخ ہی (اس کا) ٹھکانا ہوگا۔

(40) اور جو اپنے رب جل جلالہ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور (اپنے) نفس کو (ہر بری) خواہش سے روکتا رہا ہوگا۔

(41) یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔

(30) انشقاق (6) اے انسان! تو محنت سے اپنے رب جل جلالہ کے پاس پہنچنے تک کوشاں رہتا ہے پس اس سے تیری ملاقات ہوکر رہتی ہے۔

یَآ یُّهَا الْاِ نْسَانُ اِنَّکَ کَا دِ حٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْ حًا فَمُلٰقِیْهِ ہ ج

(7) پس جس کو اس کا اعمال نامہ اسکے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

(8) تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا۔

(9) اور اپنے گھر والوں کی طرف شادماں وخراماں واپس لوٹے گا۔

(10) اور جس کو اس کا اعمال نامہ پس پشت دیا گیا۔

(11) تو وہ چلائے گا ہائے موت! ہائے موت! ۔

(12) اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

(13) بے شک وہ اپنے اہل وعیال میں خوش وخرم رہا کرتا تھا۔

(14) وہ خیال کرتا تھا کہ وہ (اللہ جل جلالہ کے حضور) لوٹ کر نہیں جائے گا۔

(15) کیوں نہیں! اسکا رب جل جلالہ اسے خوب دیکھ رہا تھا۔

(5) نساء (77) **قُلْ مَتَاعُ الدُّ نْیَا قَلِیْلٌ ج وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلاہ**

کہو دنیا کا سامان بہت قلیل ہے اور آخرت زیادہ بہتر ہے اس کیلیئے جو تقوٰی اختیار کیئے ہے اور تم پر کھجور کی گھٹلی کے ریشہ کے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

15۔ دردناک عذاب / جہنم

(2) بقرہ (161) بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ کافر تھے، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ جل جلالہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

(162) اس میں ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

(4) نساء (18) اور نہیں ہے توبہ (جس کے قبول کرنے کا وعدہ ہے) ان لوگوں کے لیئے جو (ساری عمر) برائیاں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کی جب موت آجائے (تو) کہے بیشک میں اب توبہ کرتا ہوں اور نہ ان لوگوں کی توبہ جو اس حال میں مرتے ہیں کہ وہ کافر ہیں انہیں کے لیئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(5) نساء (56) بیشک جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم اُنہیں آگ میں ڈال دیں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ہم اُنہیں دوسری کھالیں بدل کر

دے دیں گے تا کہ وہ (مسلسل) عذاب کو چکھتے رہیں بے شک اللہ جل جلالہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

(97) بیشک وہ لوگ کہ فرشتوں نے کہ ان (کی روحوں) کو اس حال میں قبض کیا کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم توڑ رہے تھے فرشتوں نے انہیں کہا کہ تم کس شغل میں تھے انہوں نے کہا ہم زمین میں بے بس تھے فرشتوں نے کہا اللہ جل جلالہ کی زمین کشادہ نہ تھی تا کہ تم اس میں ہجرت کرتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم پلٹ کر آنے کی بری جگہ ہے۔

(10) انفال (50) اور (اے مخاطب) اگر تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں (اور) انکے چہروں اور پشتوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو۔

(51) یہ اسکا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ جل جلالہ (اپنے) بندوں پر ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ؕ

(13) ابراھیم (16) اس (نامرادی) کے بعد جہنم ہے اور اُسے خون اور پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

(17) وہ بمشکل ایک ایک گھونٹ بھرے گا اور حلق سے نیچے نہ اتار سکے گا اور اس کے پاس ہر سمت سے موت آئیگی اور وہ نہیں مرے گا اسکے پیچھے ایک اور سخت عذاب ہوگا۔

(16) طہٰ (74) بیشک جو شخص بارگاہ الٰہی میں مجرم بن کر آئے تو اس کے لیئے جہنم ہے نہ وہ اس میں مر ہی سکے گا اور نہ وہ زندہ ہوگا۔

(18) فرقان (13) اور جب انہیں اس آگ میں کسی تنگ جگہ سے زنجیروں میں جکڑ کر پھینکا جائیگا تو وہاں موت کو پکاریں گے۔

(14) کہا جائیگا (کمبختو) آج ایک موت کو نہ مانگو بلکہ بہت سی موتیں مانگو۔

(15) ان سے پوچھیئے (ذرا بتاؤ) یہ بھڑکتی آگ بہتر ہے یا دائمی جنت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ جنت ان اعمال کا صلہ ہوگی اور (انکی زندگی کا) انجام۔

(22) فاطر (36) اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے نہ انکی قضا آئیگی کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم ہر ناشکر گزار کو بدلہ دیتے ہیں۔

(24) حم السجدہ (19) اور (ذرا خیال کرو) اس دن کا جب اللہ جل جلالہ کے دشمن آتش (جہنم) کی طرف جمع کیئے جائیں گے پھر وہ گروہوں میں بانٹ دیئے جائیں گے۔

(20) یہاں تک کہ جب وہ دوزخ کے قریب آجائیں گے (تو اس وقت حساب شروع ہوگا) انکے خلاف انکے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں اس کے بارے میں گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(21) اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی وہ کہیں گے ہمیں تو اللہ جل جلالہ نے گویا کیا ہے جس نے ہر شئے کو گویا کیا ہے اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(22) اور تم اپنے آپ کو اس امر سے نہیں چھپا سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھالیں گواہی نہ دیں بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ جل جلالہ تمہارے اکثر اعمال کو جو تم کرتے ہو جانتا ہی نہیں۔

(23) اور تمہارے ہی گمان نے جو تم نے اپنے رب جل جلالہ کے بارے میں کیا کرتے تھے تمہیں ہلاک کر دیا پس تم نقصان اٹھانے والوں سے ہو گئے۔

(15) بنی اسرائیل (74) اور اگر ہم نے آپ ﷺ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو آپ ﷺ ضرور کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدْتَّ تَرۡكَنُ اِلَيۡهِمۡ شَيۡـًٔـا قَلِيۡلًا ۙ

(75) (بفرض محال اگر آپ ایسا کرتے) تو اس وقت ہم آپ کو دوگنا عذاب دنیا میں اور دوگنا عذاب موت کے بعد چکھاتے پھر آپ ﷺ ہمارے مقابلہ میں اپنے لیئے کوئی مددگار نہ پاتے۔

اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيۡنَا نَصِيۡرًا

(29) مدثر (40) جو جنتوں میں ہوں گے اہل جنت پوچھیں گے۔

(41) مجرموں سے۔

(42) کہ کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔

(43) وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(44) اور مسکین کو کھانا بھی نہیں کھلایا کرتے تھے۔

(45) اور ہم ہرزہ سرائی کرنے والوں کے ساتھ ہرزہ سرائی میں لگے رہتے۔

(46) اور ہم روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔

(47) یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔

(48) پس انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔

فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ ط

16۔ ﴿جنت﴾

(14) نحل (30) اوران سے پوچھا گیا جو متقی تھے کہ وہ کیا ہے جو تمہارے رب جل جلالہ نے اتارا؟ انہوں نے کہا (سراپا) خیر! جنہوں نے اس دنیا میں بھی اچھے کام کیئے ان کے لیئے بھلائی ہے اور آخرت کا گھر بھی بہتر ہے اور پرہیز گاروں کا گھر بہت ہی عمدہ ہے۔

(31) (ان کے لیے) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان کے لیئے وہاں ہر وہ چیز ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے یوں اللہ جل جلالہ پرہیز گاروں کو بدلہ دیتا ہے

(32) وہ متقی جن کی روحیں اس حال میں فرشتے قبض کرتے ہیں کہ وہ خوش ہوتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہوان (نیک اعمال) کے باعث جنت میں داخل ہوجاؤ جو تم کیا کرتے تھے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(16) طہ (74) بیشک جو شخص بارگاہ الٰہی میں مجرم بن کر آئے تو اس کے لیئے جہنم ہے نہ وہ اس میں مر ہی سکے گا اور نہ وہ زندہ ہوگا۔

(75) اور جو شخص بارگاہ الٰہی میں مومن بن کر اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس نے نیک عمل بھی کیئے ہوں تو یہ وہ (سعادت مند) ہیں جن کے لئے درجات بلند ہیں۔

(76) یعنی سدابہار باغات جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ ان کی جزا ہے جنہوں نے (اپنا دامن ہر آلائش سے) پاک رکھا۔

(21) عنکبوت (58) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیئے ہم انہیں جنت کے بالا خانوں میں ٹھہرائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نیک کام کرنے والوں کا کتنا عمدہ صلہ ہے۔

(24) حم السجدہ (30) بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ جل جلالہ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور غم نہ کرو تمہیں جنت کی بشارت ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(31) ہم تمہارے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی دوست ہیں اور تمہارے لیئے اس میں ہر وہ شئے ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیئے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔

(32) یہ بہت بخشنے والے ہمیشہ رحم فرمانیوالے کی طرف سے میزبانی ہے۔

(25) دھان (55) وہ وہیں ہر قسم کا پھل اطمینان سے منگوالیا کریں گے۔

(56) وہاں موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے بجز اس پہلی موت کے اور اللہ جل جلالہ نے انہیں عذاب جہنم سے بچالیا ہے۔

(29) مدثر (35) یقیناً دوزخ بڑی آفتوں میں ایک آفت ہے۔

(36) لوگوں کے لیئے ڈراوہ ہے۔

(37) انکے لیئے جوتم میں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے رہنا چاہتے ہیں۔

(38) ہر نفس اپنے عملوں میں گروی ہے۔

(39) سوائے اصحاب یمین کے۔

(26) زاریٰت (15) البتہ اللہ جل جلالہ سے ڈرنے والے باغات اور چشموں میں ہوں گے۔

(16) لے رہے ہوں گے جوان کا رب جل جلالہ انہیں بخشے گا بیشک یہ لوگ اس سے پہلے بھی نیکو کار تھے۔

(17) یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

(18) اور سحری کے وقت (اپنی خطاؤں کی) بخشش طلب کرتے تھے۔

(19) اور ان کے اموال میں سائل کے لیئے اور محروم کے لیئے حق تھا۔

(27) واقعہ (88) پس وہ (مرنے والا) اگر اللہ جل جلالہ کے مقرب بندوں سے ہوگا۔

(89) تو اس کے لیئے راحت، خوشبودار غذائیں اور سرور والی جنت ہوگی۔

(90) اور اگر وہ اصحاب یمین (کے گروہ) سے ہوگا۔

(91) تو (اسے کہا جائے گا) تمہیں اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہو۔

(92) اور اگر (وہ مرنے والا) جھٹلانے والے گمراہوں سے ہوگا۔

(93) تو اس کی مہمانی کھولتے پانی سے ہوگی۔

(94) اور اسے بھڑکتے دوزخ میں داخل ہونا پڑے گا۔

17۔ ﴿قیامت کے دن سجدہ﴾

(29) قلم (42) جس روز ایک ساق سے پردہ اٹھایا جائے گا تو ان کو سجدہ کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ٥ لا

(43) ندامت سے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح سلامت تھے۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ٥

(44) پس آپ (ﷺ) مجھے اور اسے جو اس کتاب کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دیجئے ہم انہیں بتدریج اس طرح تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں علم تک نہ ہوگا۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ط سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥

(45) اور میں نے (سردست) انہیں مہلت دے رکھی ہے میری (خفیہ) تدبیر بڑی پختہ ہے۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ٥

(29) مرسلٰت (47) اس روز جھٹلانے والوں کے لیئے تباہی ہوگی۔

(48) اور جب ان سے کہا جاتا ہے اپنے رب جل جلالہ کے سامنے جھکو تو نہیں جھکتے۔

(49) اس روز جھٹلانے والوں کے لیئے تباہی ہوگی۔

(50) آخر کس بات پر وہ اس کتاب کے بعد ایمان لائیں گے۔

(30) علق (19) ہاں ہاں اس کی ایک نہ سنیئے (اے حبیب ﷺ) سجدہ کیجئے اور (ہم سے اور) قریب ہو جایئے۔

كَلَّا ط لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ٥ ع

18۔ ﴿شیطان﴾

(14) الحجر (35) اور بلاشبہ تجھ پر روزِ جزا تک لعنت ہے۔

(36) کہنے لگا اے میرے رب جل جلالہ! پھر مجھے اس دن تک مہلت دے جب مردے (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔

(37) اللہ جل جلالہ نے فرمایا بے شک تو مہلت دیئے ہوئے گروہ میں سے ہے۔

(38) (جنہیں) وقت مقرر کے دن تک مہلت دی گئی ہے۔

(18) نور (21) اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اور جو شیطان کے نقش قدم پر چلتا ہے تو وہ (اپنے پیروؤں کو) بے حیائی کا اور ہر بُرے کام کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ جل جلالہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی ہرگز نہ بچ سکتا ہاں اللہ جل جلالہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ جل جلالہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

(25) زخرف (36) اور جو شخص رحمان جل جلالہ کے ذکر سے اندھا بنتا ہے تو ہم اس کے لیئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں پس وہ ہر وقت اس کا رفیق رہتا ہے۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○

(37) اور شیاطین ان کو راہ ھدائیت سے روکتے ہیں اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ھدائیت یافتہ ہیں۔

(38) یہانتک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیگا تو کہے گا کاش! میرے درمیان اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی تُو تو بہت برا ساتھی ہے۔

(39) اور آج تمہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب کہ تم (دنیا میں) ظلم کرتے رہے تم (سب) اس عذاب میں حصہ دار ہو۔

19۔ ﴿وصیت﴾

(2) بقرہ (180) تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے موت قریب آجائے بشرطیکہ کچھ مال چھوڑے کہ انصاف کے ساتھ اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے لیئے وصیت کرے پرہیزگاروں پر ایسا کرنا ضروری ہے۔

(181) پھر اس وصیت کو سن لینے کے بعد جو بدل ڈالے تو اسکا گناہ انہیں بدلنے والوں پر ہوگا بیشک اللہ جل جلالہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

(182) اور جسے وصیت کرنے والے سے کسی طرفداری یا گناہ کا اندیشہ ہو پس وہ ان کے درمیان صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ جل جلالہ غفور رحیم ہے۔

(234) اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن انتظار کریں اور جب اپنی (اس) مدت کو پہنچ جائیں تو تم پر اس میں جو وہ اپنی ذات کے بارے میں مناسب طریقے سے کریں کوئی گناہ نہیں اور اللہ جل جلالہ جو کچھ تم کرتے ہو خوب واقف ہے۔

(6) نساء (176) آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ ﷺ فرمایئے اللہ جل جلالہ تمہیں کلالہ (کی میراث) کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی ایسا آدمی فوت ہو جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو بہن کا حصہ اس کے ترکہ سے نصف ہے اور وہ اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر اس بہن کی کوئی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کو اس سے دو تہائی ملے گا جو اس نے چھوڑا اور اگر بہن بھائی مرد بھی اور عورتیں بھی وارث ہوں تو مرد (بھائی) کا حصہ دو عورتوں (بہنوں) کے حصہ کے برابر ہے۔ اللہ جل جلالہ تمہارے لیئے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کرتا ہے تا کہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ جل جلالہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

(7) مائدہ (106) اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آجائے آپس میں تمہاری گواہی وصیت کرتے وقت (یہ ہے کہ) تم میں سے دو معتبر شخص ہوں یا دو اور غیروں میں سے اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو پھر تمہیں موت کی مصیبت پہنچے ان دو گواہوں کو نماز پڑھنے کے بعد روکو تو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں (ان الفاظ سے) شک پڑ جائے کہ اس قسم کے عوض کوئی مال نہ خریدیں گے اور اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی ہو اور ہم اللہ جل جلالہ کی گواہی نہیں چھپائیں گے (اگر ہم ایسا کریں) تو ہم یقیناً اس وقت گنہگاروں میں (شمار) ہوں گے۔

(30) عصر (1) قسم ہے زمانہ کی

(2) یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔

(3) بجز ان کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

20۔ ﴿بدکاری کی سزا﴾

(4) النساء (15) اور جو کوئی تمہاری عورتوں میں سے بدکاری کا ارتکاب کرے تو ان پر (تہمت لگانیوالے سے) اپنوں میں سے چار مرد گواہ طلب کرو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند کر دو یہاں تک کہ ان کو موت پورا کر دے یا اللہ جل جلالہ ان (کی رہائی) کے لیئے کوئی رستہ بنا دے۔

21۔ ﴿اللہ جل جلالہ پر بہتان باندھنا اور آئیتوں کو جھٹلانا﴾

(8) اعراف (37) اور اس سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ جل جلالہ پر جھوٹا بہتان باندھا یا اس کی آئیتوں کو جھٹلایا انہیں انکا حصہ مل جائے گا جو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئیں گے انکی روحوں کو قبض کریں گے تو (ان سے) کہیں گے کہ وہ کہاں ہیں جن کی تم اللہ جل جلالہ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے کہیں گے وہ ہم سے گم ہو گئے اور اپنے نفسوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

(11) توبہ (124) اور جب کبھی کوئی سورۃ نازل ہوتی ہے تو بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ تم میں سے اس سورۃ نے کس کا ایمان زیادہ کر دیا ہے تو وہ (سن لیں) اس سورۃ نے ایمان والوں کے ایمان میں اضافہ کر دیا ہے اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

(125) اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے تو اس سورت نے ان میں ان کی (سابقہ) پلیدی پر اور پلیدی بڑھا دی اور وہ اس حال میں مر گئے کہ وہ کافر تھے۔

22۔ ﴿اللہ جل جلالہ کی عبادت﴾

(17) الحج (77) اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب جل جلالہ کی عبادت کرو اور (ہمیشہ) مفید کام کیا کرو تا کہ تم (دین و دنیا) میں کامیاب ہو جاؤ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(11) یونس (104) فرمایئے اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں کچھ شک ہو تو (سن لو) میں ان (بتوں کی) عبادت نہیں کرتا جن کی تم پوجا کیا کرتے ہو اللہ جل جلالہ کے سوا، لیکن میں تو اللہ جل جلالہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں مارتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اہل ایمان سے ہو جاؤں۔

23۔ ﴿اللہ جل جلالہ سے ملنے کی امید﴾

(20) عنکبوت (4) کیا انہوں نے خیال کر رکھا ہے جو برے کرتوت کر رہے ہیں کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے بڑا غلط فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

(5) جو شخص اللہ جل جلالہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے تو (وہ سن لے) کہ اللہ جل جلالہ کی ملاقات کا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہی ہر بات سننے والا ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ **مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝**

24۔ ﴿انسان تین چیزوں کے علم سے محروم کیا گیا ہے﴾

(21) لقمٰن (34) بیشک اللہ جل جلالہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ اُتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں مرے گا بے شک اللہ جل جلالہ علیم (اور) خبیر ہے۔ **اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ع**

25۔ ﴿رہنمائی کرنا اللہ جل جلالہ کے ذمہ ہے﴾

(30) لیل (4) بے شک تمہاری کوششیں مختلف نوعیت کی ہیں۔

(5) پھر جس نے (راہ خدا میں اپنا) مال دیا اور (اس سے) ڈرتا رہا۔

(6) اور (جس نے) اچھی بات کی تصدیق کی۔

(7) تو ہم اس کے لیئے آسان راہ آسان کر دیں گے۔

(8) اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔

(9) اور اچھی بات کو جھٹلایا۔

(10) تو ہم اس کے لیئے مشکل راہ آسان کر دیں گے۔

(11) اور اس کے کام اس کا مال نہ آئے گا جب وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔

(12) بے شک ہمارے ذمہ (کرم پر) رہنمائی کرنا ہے۔ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی o زصلے

(13) یقیناً ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں۔ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰ خِرَۃَ وَ الْاُوْلٰی o

26۔ ﴿اپنے آپ کو اور اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ﴾

(28) تحریم (6) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند خو سخت مزاج ہیں، اللہ جل جلالہ کی نافرمانی نہیں کرتے جس کا اس نے انہیں حکم دیا ہے اور فوراً بجالاتے ہیں جو ارشاد انہیں فرمایا جاتا ہے۔

(26) احقاف (33) کیا انہوں نے نہ جانا کہ وہ اللہ جل جلالہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے بنانے میں ذرا تھکن محسوس نہ کی وہ اس پر ضرور قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے بلکہ وہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(1) بقرہ (132) اور اسی دین کی ابراہیم علیہ سلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور یعقوب علیہ سلام نے اے میرے بچو! بے شک اللہ جل جلالہ نے تمہارے لیئے یہی دین پسند فرمایا ہے سو تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ o

27۔ ﴿انسان کو اتنا ہی ملا جتنی کہ کوشش کی گئی﴾

(27) نجم (39) وَاَنَّ لَّیْسَ لِلْاِ نْسَانِ اِ لَّا مَا سَعٰیo لا

اور نہیں ملتا انسان کو مگر وہی کچھ جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

(40) وَ اَنَّ سَعْیَه، سَوْفَ یُرٰیo ص

اور اس کی کوشش کا نتیجہ جلد نظر آجائیگا۔

(41) پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(42) اور یہ کہ سب کو آپکے رب جل جلالہ کے پاس ہی پہنچنا ہے۔

(43) اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔

(44) اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔

28۔ ﴿قاتل کی سزا جہنم ہے﴾

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ جل جلالہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اپنی رحمت سے دور کرے گا اور اس نے اس کے لیئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(6) مائدہ (28) تو اگر تو اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائے تا کہ تو مجھے قتل کرے (جب بھی) میں اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھانے والا نہیں تا کہ میں تجھے قتل کروں، میں تو اللہ جل جلالہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔

(29) میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ اٹھالے تا کہ تو دوزخیوں سے ہو جائے اور یہی ظلم کرنے والوں کی سزا ہے۔

(30) پس اس کے لیئے اس کے نفس نے اپنے بھائی کا قتل آسان بنا دیا سو اسے قتل کر دیا اور سخت نقصان اٹھانے والوں سے ہو گیا۔

(32) اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کسی انسان کو سوائے قصاص اور زمین میں فساد برپا کرنے کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی جان کو بچالیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچایا اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بھی ان میں سے بہت سے لوگ اسکے بعد بھی زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ج كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّه' مَنْ قَتَلَ نَفْسًا م بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ o

29۔ ﴿بدنصیب﴾

(2) بقرہ (217) وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ ماہ حرام میں جنگ کرنے کا کیا حکم ہے، آپ ﷺ فرمائیے کہ اس میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے لیکن اللہ جل جلالہ کی راہ سے روک دینا اور اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے (روک دینا) اور اس میں بسنے والوں کو اس سے نکال دینا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی بڑے گناہ ہیں اور فتنہ (وفساد) قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھرے پھر حالت کفر پر مرجائے یہی وہ (بدنصیب) ہیں کہ ان کے عمل دنیا و آخرت میں ضا
ئع ہو گئے اور یہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

احادیث مشکوٰۃ شریف موت کے بارے میں

(1) حضرت ابو ہریرہؓ سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے شائید وہ نیکی زیادہ کرے اور اگر وہ بدکار ہے شائید کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے رضامندی چاہے۔

(2) حضرت انسؓ سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی ضرر کی وجہ سے کہ اس کو پہنچے، اگر وہ ضروری طور پر ایسا کرنا چاہتا ہے پس وہ کہے اے جل جلالہ، مجھ کو زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لیئے بہتر ہے اور مجھ کو مار جس وقت مرنا میرے لیئے بہتر ہو۔

(3) حضرت عبادہؓ بن صامت سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو دوست رکھے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند رکھے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند رکھتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ یا کسی اور آپ ﷺ کی بیوی نے کہا اللہ کے رسول اللہ (ﷺ) ہم تو سب ہی موت کو ناپسند رکھتے ہیں فرمایا نہیں لیکن مومن شخص کو جس وقت موت آتی ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور عزت افزائی کی اس کو خوشخبری دی جاتی ہے اسکو اس چیز سے بڑھکر کوئی محبوب شئی نہیں رہ جاتی جو اسکے آگے ہے ۔پس اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اسکی ملاقات کو اور کافر کی جس وقت موت آتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی خبر دی جاتی ہے پس اسکی طرف کوئی چیز مکروہ نہیں اس چیز سے جو اسکے آگے ہے وہ ناپسند سمجھتا ہے اسکی ملاقات کو (متفق علیہ) عائشہؓ کی ایک روائیت میں ہے اور موت اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہے۔

(4) حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں اس طرح ہو گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ راہ کا گذرنے والا ہے اور ابن عمر فرمایا کرتے تھے جس وقت تو شام کرے صبح کی انتظار نہ کر اور جس وقت صبح کرے شام کا انتظار نہ کر اور اپنی تندرستی کو بیماری کے لیئے غنیمت جان اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لیئے غنیمت سمجھ روائیت کیا اس کو بخاری نے۔

(5) حضرت جابرؓ سے روائیت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنی وفات سے تین روز قبل فرماتے تھے تم میں سے کوئی شخص نہ مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

نیک گمان رکھتا ہو (مسلم)

(6) حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کو مرتے وقت کلمہ **لا اِلٰہ الا اللّٰہُ** کی تلقین کرو (مسلم)

(7) ام مسلمہؓ سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تم بیمار یا میت کے پاس آؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ اس وقت جو کچھ تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں (مسلم)

(8) حضرت عائشہؓ سے روائیت ہے کہ بے شک جس وقت رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے چادر میں ڈھانک دیئے گئے (متفق)

(9) حضرت معاز بن جبلؓ سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا آخری کلام لا اِلٰہ الا اللّٰہُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(10) حضرت معقلؓ بن یسار سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھو۔

(11) حضرت عائشہؓ سے روائیت ہے رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کو اس حالت میں بوسہ دیا کہ وہ میت تھے اور آپ روتے تھے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے آنسو عثمانؓ کے چہرہ پر گرتے تھے۔

(12) حضرت عائشہؓ سے روائیت ہے کہ تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے نبی ﷺ کو بوسہ دیا جبکہ ان کی وفات ہو چکی تھی۔

(13) حضرت براء بن عازبؓ سے روائیت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ کی طرف نکلے ہم قبر تک پہنچے اور ابھی اسے دفن نہیں کیا گیا تھا رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر جانور بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کو کریدتے تھے آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو دو یا تین مرتبہ آپ (ﷺ) نے فرمایا پھر فرمایا مومن بندہ جس وقت دنیا سے منقطع ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے میں ہوتا ہے آسمان سے روشن چہروں والے فرشتے اس کی طرف آتے ہیں ان کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہیں ان کے ساتھ جنت کے کفن ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے سامنے اس قدر فاصلہ پر بیٹھے ہیں جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے، پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اس کے سر پر آکر بیٹھ جاتا ہے پس کہتا ہے اے پاک جان اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل فرمایا جان اس طرح نکلتی ہے جس طرح مشک سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے اس کو وہ پکڑ لیتا ہے، جس وقت وہ پکڑتا ہے دوسرے فرشتے آنکھ جھپکنے میں اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں اور اس کفن میں اسے داخل کردیتے ہیں اور اس خوشبو میں اسے لپیٹ دیتے ہیں اس سے نہائیت عمدہ مشک جو زمین میں پایا جاتا ہے ایسی خوشبو مہکتی ہے وہ اسے لے کر چڑھتے ہیں فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے نہیں گزرتے مگر وہ کہتے ہیں کہ یہ روح کیسی پاکیزہ ہے وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے اس کا بہترین نام لیتے ہیں جس کے ساتھ دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کے لیئے دروازہ کھلواتے ہیں اس کے لیئے دروازہ کھولا جاتا ہے آسمان سے مقرب فرشتے اوپر کے آسمان تک اس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے کا عمل نامہ علیین میں لکھ لو اور اس کو زمین میں لوٹا دو کیونکہ میں نے اسکو اس سے پیدا کیا اسی میں ان کو لاڈالوں گا اور اسی سے دوسری بار ان کو نکالوں گا فرمایا کہ اسکی روح اسکے جسم میں ڈال دی جاتی ہے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اس کو کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ (جلالہ) ہے وہ اسے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ شخص تم میں سے کون مبعوث ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں وہ کہتے ہیں ان باتوں کا تجھے کس طرح علم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس کے ساتھ ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا کہ اس کے لیئے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کے لباس پہناؤ اور جنت کی طرف دروازہ کھول دو فرمایا حضرت (ﷺ) نے کہ اس کے پاس جنت کی ہوا آتی ہے اور اس کی خوشبو پھر اس کی نگاہ پہنچنے تک کے فاصلہ کے مطابق اس کی قبر کشادہ کی جاتی ہے فرمایا ایک خوبصورت اچھے کپڑوں والا آدمی جس سے خوشبو مہکتی ہے اس کے پاس آتا ہے وہ کہتا ہے تجھ کو خوشخبری ہو اس چیز کے ساتھ جو تجھ کو خوش کرے اس دن کا تو وعدہ دیا گیا تھا میت اسے کہتی ہے تو کون ہے تیرا چہرہ بھلائی لاتا ہے وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں پس کہتا ہے کہ اے میرے رب قیامت قائم کر اے میرے رب قیامت قائم کر تا کہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹ جاؤں فرمایا اور کافر جس وقت دنیا کے انقطاع اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے میں ہوتا ہے سیاہ چہروں والے فرشتے آسمان سے اس کی طرف اترتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں نگاہ پہنچنے کے فاصلہ پر آکر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آجاتا ہے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے کہتا ہے اے خبیث جان نکل اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف وہ جسم میں پراگندہ ہو جاتی ہے وہ کھینچتا ہے اس سے جس طرح انکڑہ تر صوف سے کھینچا جاتا ہے اس کو پکڑ لیتا ہے جس وقت وہ اس کو پکڑ لیتا ہے فرشتے آنکھ جھپکنے میں اس سے لے لیتے ہیں اور اس ٹاٹ میں بند کر دیتے ہیں اور اس سے نہائیت مردار بدبودار جو دنیا میں پایا جاتا ہے ایسی بدبو نکلتی ہے پھر اس کو لے کر وہ چڑھتے ہیں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے

گزرتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں ہے اس کا نام نہائیت برا نام لیتے ہیں جس کے ساتھ دنیا میں اس کا نام رکھا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو آسمان دنیا پر لے جاتے ہیں اس کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے اس کے لیئے نہیں کھولا جاتا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آئیت پڑھی ان کے لیئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو، اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اس کا نامہء اعمال سجین میں لکھ دو جو کہ زمین کے نیچے ہے اس کی روح پھینک دی جاتی ہے پھر آپ ﷺ نے آئیت پڑھی اور جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرے گویا کہ وہ گر پڑا آسمان سے پس اس کو پرندے اچک لیتے ہیں یا اس کو ہوا اس کو دور کے مکان میں پھینک دیتی ہے اس کے جسم میں روح لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں پھر کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا ہے پس کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے اس نے جھوٹ بولا اس کے لیئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کی طرف دروازہ کھولو اس کی گرمی اور گرم ہوا آتی ہے اس کی قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر ادھر نکل آتی ہیں اس کے پاس ایک شخص بدشکل نہائیت بُرے بدبودار کپڑے پہنے آتا ہے کہتا ہے تجھے اس چیز کی مبارک ہے جس کو تو بڑا سمجھتا تھا تیرا یہ وہ دن ہے جس کا تجھے وعدہ دیا جاتا تھا وہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا چہرہ برائی لایا ہے وہ کہتا ہے میں تیرا بدعمل ہوں وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار قیامت قائم نہ کر ایک روائیت میں اس طرح ہے اور اس میں زیادہ ہے کہ جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے ہر فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان یا آسمان میں ہے اس پر رحمت بھیجتا ہے آسمان کے دروازے اس کے لیئے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازے والے نہیں مگر وہ اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی جانب سے اسے چڑھایا جائے اور کافر کی روح کھینچی جاتی ہے اور اس پر زمین و آسمان کے مابین میں فرشتے اور تمام فرشتے جو آسمانوں میں ہیں لعنت کرتے ہیں، آسمان کے دروازے بند کر لیئے جاتے ہیں تمام دروازوں والے اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی جانب نہ چڑھائی جائے۔

(14) ایک انصاری کا جنازہ بارگاہ نبوت میں لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں! یہ سن کر حضور ﷺ واپس جانے لگے اس وقت حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی کہ اس کے قرض کا میں ضامن ہوں یہ سن کر حضور ﷺ واپس تشریف لے آئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور ارشاد فرمایا اے علیؓ اللہ تعالٰی نے تمہاری گردن اس طرح آزاد کر دی جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن آزاد کرائی جو کسی کا قرض چھڑاتا ہے اللہ تعالٰی قیامت کے دن اس کو رہا کر دے گا

(15) سب سے زیادہ دانش مند

یہ ارشاد گرامی بھی حضور ﷺ کا ہے کہ جانتے ہو کہ سب سے بڑا دانا اور ہوشمند شخص کون ہے؟ سب سے زیادہ دانا وہ ہے جو موت کو بہت یاد رکھے اور سب سے بڑا ہوشیار وہ جو موت کی تیاری زیادہ کرے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) اس کی علامت اور پہچان کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس فریب خانہ (دنیا) سے زیادہ دور رہنا اور ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا۔

(16) تلقین میت

مردے کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا مسنون ہے حضرت ابوامامہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا "تم میں سے جب کوئی مرجائے اور قبر میں اسے دفن کر کے مٹی ڈال دی جائے تو تم میں سے کوئی اس کے سرہانے کھڑے ہو کر کہے" اے فلاں ابن فلاں بے شک وہ سنتا ہے جواب نہیں دے سکتا، پھر کہے اے فلاں ابن فلاں جب دوسری مرتبہ آواز دے گا تو مردہ اُٹھ کر بیٹھ جائے گا پھر تیسری بار بھی اسی طرح مخاطب کرے اس وقت میت کہتی ہے اے خدا کے بندے! اللہ تعالٰی تم پر رحمت نازل فرمائے! ہمیں راہ راست دکھاؤ لیکن تم سن نہیں سکتے پھر تلقین کہنے والا کہے، تُو جس کلمہ پر دنیا سے نکلا تھا اس کو یاد کر تُو شہادت دیتا تھا کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور تُو اللہ تعالٰی کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے محمد ﷺ کے نبی ہونے اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا اس وقت منکر نکیر کہتے ہیں کہ اس کو مدلل اور مکمل جواب بتا دیا گیا ہے، ہم اس کے پاس بیٹھ کر کیا کریں کسی شخص نے یہ سن کر حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کسی شخص کی والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو کس طرح اس کو پکاریں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کو حواؑ کی طرف منسوب کر دے۔

(17) موت کو یاد کرنے والا شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

(18) فرمان نبی ﷺ ہے اگر تمہاری طرح جانور موت کو جان لیتے تو ان میں کوئی موٹا جانور کھانے کو نہ ملتا، حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) کسی کا حشر شہیدوں کے ساتھ بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص دن رات میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہیدوں کے ساتھ اُٹھایا جائیگا۔

(19) حضرت انسؓ سے مروی حضور ﷺ نے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ اس سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی بڑھتی ہے۔

(20) حضور ﷺ کی محفل میں ایک مرتبہ ایک شخص کی بہت تعریف کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ موت کو یاد کرتا ہے؟ عرض کیا کہ ہم نے کہیں نہیں سنا تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ شخص ایسا نہیں ہے جیسا تم خیال کرتے ہو۔

مقصد حیات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ کے **12** حروف ہیں **محمد رسول اللّٰہ** کے بھی **12** حروف ہیں کلمہ طیب کے **24** حروف ہیں، وقت کے **24** گھنٹے ہیں۔ جس نے جب بھی کلمہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ** پڑھ لیا تو اللہ جل جلالہ نے اس کے سب گناہ معاف کر دیئے ۔ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ** میں **اسم اللّٰہ** جل جلالہ ہے اور **محمد رسول اللّٰہ** (ﷺ) میں اسم محمد (ﷺ) ہے کلمہ میں دو ہی محبتیں ہیں، محبت اللہ جل جلالہ اور محبت رسول ﷺ، دو ہی قرب ہیں۔ قربِ اللہ جل جلالہ اور قربِ رسول (ﷺ)۔ دو ہی اطاعتیں ہیں، اطاعتِ اللہ جل جلالہ اور اطاعت محمد رسول اللہ (ﷺ) اور دو ہی ذکر ہیں ذکر اللہ جل جلالہ اور ذکر رسول اللہ (ﷺ)۔ کلمے ہی سے ایمان ہے اور کلمہ ہی افضل ذکر ہے، کلمہ ہی حقیقت ہے اور کلمہ سے ہی حاصل مقصود ہے۔ کلمہ میں ایک بنانے والا اللہ جل جلالہ ہے اور ایک بننے والا محمد (ﷺ) ہے۔ ایک رب العالمین ہے اور دوسرا رحمت العالمین۔ جس جس عالم میں ربوبیت ہے وہاں وہاں رسول (ﷺ) رحمت ہیں۔ کلام پاک میں ہے۔ **وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃَ الْعٰالَمِیْنَ** کلمے کی نسبت سے انسان کیلئے پانچ مقام ہیں۔

1۔ ''دنیا'' : اسکا بہترین طریقے سے گذرنا، کھانا پینا، پہننا اور رہنا۔ غربت اسلام کا نام نہیں۔ جب بار بار اللہ جل جلالہ فرماتا ہے **وَ اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَ اٰ تُوا الزَّکٰوۃَ** (نماز قائم کرو اور زکواۃ دو) اللہ جل جلالہ نے اگر انسان کو غریب رکھنا ہوتا تو اس کو زکٰوۃ دینے کا حکم بار بار نہ فرماتا۔ ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ جو بندہ تین بار نماز فجر کے بعد اور تین بار نماز مغرب کے بعد اس طرح کہتا ہے ''اے اللہ جل جلالہ نبی کریم ﷺ کی امت کو بخش دے۔ نبی کریم ﷺ کی امت پر رحم فرما اور نبی کریم ﷺ کی امت کا رزق کشادہ فرما۔ تو اللہ جل جلالہ اس شخص کی بخشش اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

اتباع رسول ﷺ۔ رسول ﷺ پر خوب تر درود سلام بھیجنا۔ سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہونا۔ آپ ﷺ اس طرح فرماتے ہیں ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا''۔

2۔ ''نزاع'' : ظاہری دنیا میں انسان کو علم نہیں دیا گیا کہ وہ ولی ہے یا کہ نہیں۔ اس کا بھید نزاع میں ہی کھلتا ہے۔ ۳۰ سورت فجر (۲۷) اے اطمینان والی روح (۲۸) تو لوٹ جا اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (۲۹) پس داخل ہو جا میرے بندوں میں (۳۰) اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

اگر اچھا پیغام ملا تو خوش قسمتی ورنہ بدبختی۔ سورۃ یوسف میں بیان ہے کہ جب یوسف علیہ سلام گذرے اور مائی زلیخا کی سہیلیاں پھل کاٹ رہی تھیں تو انہوں نے کہا **حاشا ء للّٰہ** ۔ یہ انسان نہیں یہ تو فرشتہ ہے۔ پھل کاٹتے ہوئے انگلیاں کٹ گئیں پتہ نہیں چلا۔ (ترجمہ قرآن پاک) اس کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے آسانی نزاع کیلئے رب باری تعالیٰ سے التجا کرتے رہیں۔ ''اے اللہ جل جلالہ تجھے حسن یوسف کا واسطہ جب نزاع کا وقت ہو تو زیارت رسول ﷺ ہو اور زبان پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ** ہو اور اس طرح دم واپسی ہو۔

3۔ ''مقام قبر'' : سب سے پہلے پوچھا جاتا ہے **مَنْ رَّبُّکَ** (تیرا رب کون ہے) **مَا دِیْنُکَ** (تیرا دین کیا ہے) ابھی تیسرا سوال نہیں ہوتا کہ چہرہ رسول ﷺ سامنے آتا ہے جس کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ "اے بندے تیرا اس پر کیا ایمان تھا تیرا کیا گمان تھا"۔ جس نے کہا ہا ہا تو اس کی قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن گئی اور جس نے کہا محمد رسول اللہ (ﷺ) تو اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن گئی۔ عاشق تو یہی خواہش کرتے ہیں کہ اگر قرآن کی سورت تبارک اللہ پڑھنے والے کے لیئے قبر میں آکر اسے اپنے پروں میں لپیٹ لیتی ہے اور ملائکہ کو سوال و جواب نہیں کرنے دیتی تو **وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃَ الْعٰالَمِیْنَ** کے کیا معنی ہیں۔ وہ تو قبر میں بھی آپ ﷺ کی تشریف آوری کے متمنی ہوتے ہیں۔

4۔ ''مقام قیامت'' : قیامت کے دن آپ ﷺ کے قرب میں سے عرش کے سایہ کے نیچے اٹھنا۔ اس کی ہولناکیوں اور ذلت سے بچنا، پل صراط کے مقام

سے تیزی سے گذر جانا۔ آپ ﷺ کی سرکردگی میں رب باری تعالیٰ جل جلالہ کو سجدہ کرنا کیونکہ آپ ہی امام انبیاء، امام رُسل اور امام کائنات ہیں۔

(۲۹) سورۃ قلم (۴۲) جس روز ایک ساق سے پردہ اٹھایا جائے گا تو انکو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا تو وہ اس وقت سجدہ نہ کرسکیں گے۔ (۴۳) ندامت سے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا جب کہ وہ صحیح سلامت تھے۔ (۴۴) پس آپؐ مجھے اور اسے جو اس کتاب کو جھٹلاتا ہے چھوڑ دیجئے ہم انہیں بتدریج تباہی کی طرف اس طرح لے جائیں گے انہیں علم تک نہ ہوگا۔

جو دنیا میں سجدہ نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن رب جل جلالہ کو سجدہ نہیں کرسکے گا۔ دو حدیثوں میں اس طرح بیان ہے۔ پہلا یہ کہ جو سجدہ نہیں کرتا اس کی کمر تختہ بن جائے گی۔ دوسرا یہ کہ اس کے جسم میں دھات کی سلاخ آ جائے گی اور وہ جھک نہیں سکے گا۔ التجا ہے کہ آپ اب بھی اپنی نماز کو شروع کرلیں۔ آپ دنیا میں تو رسول ﷺ کے وقت پیدا نہیں ہوئے اور نہ ہی انکے پیچھے کوئی موقع مل سکا۔ اب قیامت کے دن ہی انتظار ہے کہ کب موقع ملے اور اس دنیا میں سجدہ شروع کرلیں تاکہ قیامت کے دن آپ ﷺ کی سرکردگی میں سجدہ ریز ہوسکیں۔ آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہونا اور آپ ﷺ کے ہاتھوں سے آب کوثر ملنا۔

5۔ ''دیدار الٰہی'': قرآن پاک میں جہاں کہیں ملاقات کے بارے میں ذکر آیا وہاں ملاقات باری تعالیٰ جل جلالہ بھی قیامت کے دن بیان کی گئی ہے ۔ جو لوگ اس دنیا میں اللہ جل جلالہ کی ملاقات کے طلبگار رہیں ان کو اللہ جل جلالہ کی ملاقات ہوکر رہے گی۔ حدیث پاک میں اس طرح بیان ہے کہ جب آپ ﷺ نے دیدار باری تعالیٰ کی بات کی تو صحابہ کرام نے عرض کی۔ کیا ہم اللہ جل جلالہ کو دیکھیں گے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم انکار کرتے ہو کہ روزانہ سورج نہیں نکلتا۔ تو عرض کی کہ انکار نہیں کرتے۔ کیا چودھویں رات کا چاند نہیں نکلتا۔ عرض کی انکار نہیں کرتے۔ تو آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا جیسا کہ تم روزانہ سورج کے نکلنے اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے کا انکار نہیں کرتے تو قیامت کے دن تم انکار نہیں کرسکو گے کہ رب باری تعالیٰ جل جلالہ کو نہیں دیکھا۔ ہر نماز کے بعد عرض کیا کرو ''اے اللہ جل جلالہ تو نے دنیا میں مجھ پر اتنے احسان کئے جنہیں میں نہیں گن سکتا'' قیامت کے دن ایک اور احسان فرمانا۔ تیری بہترین ملاقات کا طلبگار رہوں اپنا دیدار نصیب فرمانا۔ آمین! (تین دفعہ دہرائیں)۔

نماز کے بعد ایک اور دعا مانگتے رہیں اے اللہ جل جلالہ میں تجھ ہی سے تجھ کو تیرے رسول ﷺ کو شفاعت) اور دعاؤں کی قبولیت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مانگتا ہوں عطا فرما۔ آمین! (تین دفعہ دہرائیں)

محتاجی سے بچنے کیلئے ایک اور دعا مانگیئے۔ اے اللہ جل جلالہ اس دنیا میں رہتے ہوئے کسی کا محتاج نہ ہونے دینا۔ اس کا کیا محتاج ہونا جو خود تیرا محتاج ہے اپنا محتاج رکھ (تین دفعہ دہرائیں)۔ ایک اور دعا یہ ہے اے اللہ جل جلالہ دنیا میں رسول ﷺ نے جتنی بھی تجھ سے دعائیں مانگیں اس کے ثمرات سے مجھے اور امت رسول ﷺ کو نواز دے۔ آمین! (تین بار دہرائیں)۔

درود و سلام اور برکت (لامحدود)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بَعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ دَائِماً اَبَداً ٥

اے اللہ جل شانہ تو محمد ﷺ کی آل پر ہمیشہ کیلئے اتنی تعداد میں درود و سلام بھیجتا رہ جتنا کہ تیرا علم ہے۔

313 یا 101 دفعہ پڑھ کر ضرور سوئیں یہ زندگی میں ایک دفعہ پڑھنا ہی کافی ہے، کیونکہ یہ درود و سلام اور برکت لامحدود ہے۔

ادائیگی روحانی محفل

مسئلہ روزی کا ہو یا شادی کا یا کوئی اور کام سرانجام دینا ہو تو کم از کم 21 مرد یا 21 عورتیں یا دونوں مل کر اجتماعی طور پر ادائیگی روحانی محفل پڑھیں انشاء اللہ وہ کام ہو جائے گا۔ قرب اللہ جل جلالہ اور قرب رسول ﷺ کیلئے جمعہ کے جمعہ کیلئے یہ محفل پڑھ لیا کریں قرب الٰہی اور قرب رسول ﷺ مل جائے گا۔

1۔ ایک بار سورۃ یٰسین

جہاں سَلٰمٌ ۙ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ آئے اسے 11 بار سلامتی کیلئے

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ 7 بار حاجت روائی کیلئے

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ 3 بار دنیا سے واپسی پر رحم و کرم کیلئے پڑھیں

2۔ سورۃ فلق اور سورۃ الناس 15,15 بار

اب سب مل کر ایک آواز میں پڑھیں

پناہ کیلئے:۔ سورۃ فلق اور سورۃ والناس 15,15 بار

حاجت روائی کیلئے:۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ یَا اَللّٰهُ یَا رَحِیْمُ 33 بار

مشکل کشائی کیلئے:۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ لا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ ط 41 بار

5 منٹ کیلئے **یا اللہ** (جل جلالہ) ۔ ”صل اللہ علیہ وسلم“ 4 منٹ کیلئے اس محفل میں

(4 منٹ کیلئے جالی روضہ رسول ﷺ کے سامنے) (4 منٹ کیلئے قبر مبارک نبی کریم ﷺ کے سامنے)

5 منٹ کیلئے **یا نور** یہ نبی کریم ﷺ کا نام گرامی ہے، یہ پڑھتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے نکلنے والے نور کا تصور جاری رہنا چاہیئے، اب اپنی اپنی دعا مانگیں انشاء اللہ ہر دعا اللہ کی رحمت سے قبول ہوگی ۔

اب آب شفاء صفحہ نمبر 2 کے مطابق سب مل کر پڑھیں، اور اب محفل ختم ہے۔ اپنے جسم کو مساج کریں، اور اپنے اوپر تین پھونکیں ماریں، تین پھونکیں کاروبار کیلئے، تین پھونکیں تعویز دھاگہ کالا علم ختم کرنے کے لئے اور تین پھونکیں گھر میں پڑی ہوئی کھانے پینے کی چیزیں دم کرنے کیلئے۔ اب اجتماعی دعا ہوگی، ایک دعا مانگے گا باقی سب آمین کہیں گے۔

آبِ شفاء خیر و برکت

1۔ برتن میں پانی ڈالیں اور مندرجہ ذیل وظیفہ پڑھ کر ہاتھ پر پھونک کر اپنے جسم کو مساج کریں اور پانی پر پھونک ماریں۔ ضرورت کے مطابق پانی ڈالیں اور تین گھونٹ میں پانی پئیں اس پانی میں کوئی دوسرا پانی نہیں ڈالنا، بلکہ ختم ہونے پر نیا پانی تیار کریں، انشاء اللہ پریشانی، ذہانت، رزق کی کمی کیلئے تعویز دھاگہ، آسیب، نحوست کے خاتمہ اور صحت و تندرستی کیلئے مفید ہے۔

3 بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ 3 بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

3 بار درود پاک (ابراھیمی) 3 بار آیت الکرسی

ہر ایک میں سات بار وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ 11 مرتبہ سَلٰمٌ ۙ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝

تین مرتبہ ہر ایک قل 3 مرتبہ تیسرا کلمہ، 3 مرتبہ دوسرا کلمہ، 3 مرتبہ پہلا کلمہ، 3 مرتبہ الحمد شریف

11 مرتبہ درود و سلام اور برکت (لامحدود)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ دَائِمًا اَبَدًا ۝

اے اللہ جل شانہ تو محمد ﷺ کی آل پر ہمیشہ کیلئے اتنی تعداد میں درود و سلام بھیج بارہ جتنا کہ تیرا علم ہے۔

313 یا 101 دفعہ پڑھ کر ضرور سوئیں یہ زندگی میں ایک دفعہ پڑھنا ہی کافی ہے، کیونکہ یہ درود و سلام اور برکت لامحدود ہے۔

Composed By: M.Shakeeb Mir (Cell: 0333-8609103)